نمبر ۶۲ | ۲۶ رجب ۱۳۵۲ھ | پنجشنبہ | مطابق ۱۶ نومبر ۱۹۳۳ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱۴ ؍نومبر بوقت چار بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

صاحبزادگان خلیل احمد و طاہر احمد نیز صاحبزادی امۃ القیوم بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بخار ہے، احباب دعائے صحت کریں۔

شیخ حبیب اللہ صاحب پسر منشی فتح الدین صاحب مرحوم کلرک نمرہ ایران نے ۱۳ ؍نومبر اپنی دعوت ولیمہ میں بہت سے اصحاب کو مدعو کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی اس میں شمولیت فرمائی۔

۱۴ ؍نومبر صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بی۔ اے کو ان کے برائے تعلیم ولایت روانہ ہونے پر ہارننگ بیورڈنگ کلب نے دعوت ٹی کھانات دی اور ایڈریس پیش کیا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو خدا کا ہو جائے خدا اس کا ہو جائیگا

۔فرمودہ ۱۶ ؍نومبر ۱۹۰۲ء

فرمایا۔ "جو شخص اللہ تعالےٰ کے منشاء کے موافق سچا تقوےٰ اختیار کریگا۔ وہ ضرور اس سے فائدہ اٹھائیگا۔ ہمیں خدا تعالےٰ نے سمجھا دیا ہے۔ کہ جو دل تقوےٰ اختیار کرتے ہیں۔ اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرکے اپنے اور غیروں میں فرق کرتے ہیں۔ وہ بچائے جائینگے۔ اور ہم یقیناً جانتے ہیں۔ کہ اگر کوئی آدمی بظاہر ہماری جماعت میں شریک ہو۔ اور طاعون سے مرے۔ تو وہ کسی نہ کسی نوع کی غفلت اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ ہم خدا تعالےٰ کو ہرگز ہرگز اپنے وعدوں کا خلاف کرنے والا نہیں مان سکتا۔ وہ بیشک بچاتا ہے پس راتوں کو اٹھکر دعائیں کرو۔ اور خدا کے فضل اور رحمت کی دیوار اپنے گرد بنالو۔

اگر کوئی اس موت سے ہلاک ہو۔ تو یہ اس کے لئے ذلت کی موت ہوگی ہم پر اس سے کوئی اعتراض نہیں آتا۔ گو لوگ اعتراض کرینگے مگر تم کو چاہئے۔ کہ تم خود ذلت سے بچنے کے لئے سچی تبدیلی کرو۔ جو اپنے اندر شرارت نہیں رکھتا۔ اور درد دل رکھتا ہے۔ خدا اس کو ضرور بچالے گا۔ ضرورت ہے۔ کہ توبہ کرو۔

ایک بار مجھے اردو زبان میں الہام ہوا تھا۔ "آگ سے ہمیں مت ڈرا۔ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام" اصل بات یہی ہے۔ کہ جو خدا کا ہوجائے گا۔ خدا اس کا ہو جائیگا"۔ (الحکم ۲۴ ؍نومبر ۱۹۰۲ء)

تبلیغی رپورٹ

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

بیس نو مسلم

ایورا کا دورہ

گذشتہ رپورٹ کے بعد خاکسار ایک مقام ایورا میں گیا۔ یہ جگہ کیپ کوسٹ سے جو کالونی کا پرانا دارالسلطنت ہے۔ دو میل پر واقع ہے۔ جب خاکسار اس ملک میں ۱۹۲۱ء میں آیا تھا۔ تو سب سے پہلے یہاں کے لوگوں نے اپنے ہاں سکول کھولنے کے لئے کہا تھا اور اخراجات کے واسطے ۶۰ پونڈ نقد جمع بھی کر لئے تھے۔ مگر اس وقت کے حالات کے مطابق سکول نہ کھولا جا سکا۔ اب ان کی کوشش سے کیپ کوسٹ میں سکول کھول دیا گیا ہے۔ جس میں اسی کے قریب طالب علم تعلیم پاتے ہیں۔ میرے دورہ کی غرض زیادہ تر سکول کے متعلق بعض معاملات پر غور کرنا تھی۔ مگر جب کبھی کسی جگہ جانے کا موقع ملتا ہے۔ وہاں تبلیغی لیکچر بھی ضرور دیا جاتا ہے۔

لیکچر

چنانچہ امیر قریہ جو ایک بت پرست بڈھا شخص ہے۔ اس کے ذریعہ قصبہ میں منادی کرا کر گاؤں کے قریباً سب لوگوں کو جو عیسائی اور بت پرست ہیں۔ ترجمان کی معرفت انگریزی میں لیکچر دیا گیا۔ ایورا اور ایک دوسرے گاؤں ایڈوکرم کے احمدی دوست بھی موجود تھے۔ موضع پیڈو کے امیر قریہ داؤد نام جو احمدی ہیں۔ وہ بھی موجود تھے۔ "مذہب کی غرض" "انسان کی پیدائش کی غرض" اور "اس غرض کو صرف اسلام ہی پورا کر سکتا ہے" تین عنوان تھے۔ جن کی تشریح لیکچر میں کی گئی۔ ضمناً عیسائیت کا ذکر بھی آ گیا۔ اور اس کی ناکامیاں بلکہ گمراہ اور تباہ کن تفصیلات پر بھی روشنی ڈالی گئی۔ بڈھے امیر قریہ نے اپنے وزیر کے ذریعہ شکریہ ادا کیا۔

ڈاکٹر کول مین سے گفتگو

کیپ کوسٹ کے سکول کی عمارت کرایہ کا ایک مکان ہے جس کا مالک ایک شخص ڈاکٹر کولمین ہے۔ ۹۰ سالہ بڈھا مالک مکان میری آمد کی اطلاع پا کر گھر سے باہر آ گیا۔ میں ان سے پہلے واقف نہیں تھا۔ میرے سیکرٹری نے ان کا تعارف کیا۔ معمولی مزاج پرسی کے بعد میں نے ہنسی ہنسی میں کہا۔ "میاں بڈھے اپنا مکان ہمارے پاس بیچ کر دو" کہنے لگا۔ میں اب موت کے کنارے پر ہوں۔ اپنے بیٹوں سے لیکر کس طرح آپ کو دیدوں۔ میں نے کہا۔ دیکھو میں تم کو ایک ظلم سے بچانا چاہتا ہوں۔ تمہاری اور بھی اولاد ہے۔ مگر مکان تم صرف بڑے بیٹے کو دے رہے ہو یا تو سب کو دو۔ یا پھر کسی کو بھی نہ دو۔ جس طرح خدا باپ کی ملکیت سے سب چھوٹے بڑے بیٹے بلکہ بیٹیاں بھی فیض پاتی ہیں۔ اسی طرح چاہئے کہ تمہارے بیٹے بیٹیاں سب تمہاری جائداد سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ سنکر وہ ہنس پڑا۔

اس کے بعد اسلام کے زندہ اور فیض رساں مذہب ہونے کے متعلق اس سے گفتگو کی۔ اور اسے بتایا۔ کہ انسان اسلام کی تعلیم پر عمل کر کے خدا کا محبوب بن جاتا ہے۔ اور ہم میں سے بہتوں کو اس نے اس راہ پر چلا دیا ہے۔ جس پر چل کر ہم خدا تک پہونچ سکتے ہیں۔

ایک عیسائی مشنری سے گفتگو

ہمارے جنرل سیکرٹری سٹر ین پاین کے ایک دوست مسٹر سیجے۔ ایم۔ ٹنگ عیسائی مشنری ان کے ہمراہ ملنے آئے۔ دوران گفتگو میں نے کہا۔ کہ آپ تو عیسائیت کے مبلغ ہیں انجیلی تعلیم کی کوئی خصوصیت بتائیے۔ مگر وہ کچھ نہ بتا سکے۔ میں نے اسلام کی تعلیم پیش کی۔ تو کہنے لگے۔ کاش تمہارا مشن اس ملک میں پہلے آتا تاہم لوگ عیسائی نہ ہوتے۔ میں نے کہا۔ اصلاح کا موقع ہر آن موجود ہے اسلام کی خوبیوں کا بہت گہرا اثر ان پر ہوا۔ وہ کیپ کوسٹ کے رہنے والے ہیں۔ کہنے لگے آپ وہاں بھی مشن کھولیں۔ میں ہر طرح سے امداد دونگا۔

ایام زیر رپورٹ میں سولہ تبلیغی لیکچر دیئے۔ جن میں احباب سالٹ پانڈ نے خصوصیت سے حصہ لیا۔

بیس نئے اصحاب نے گولڈ کوسٹ میں بیعت کی۔ دس نے لیگوس میں۔

درس

قرآن کریم۔ حدیث شریف اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس ہر روز باقاعدہ ہوتا ہے۔ قرآن کریم کا دوسرا سیپارہ شروع ہے۔ عمدۃ الاحکام عیدین کے باب تک ختم ہو چکی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں سے کشتی نوح ختم کی گئی ہے۔

والسلام:۔ (خاکسار فضل الرحمن حکیم عفی عنہ۔ مبشر اسلام)

سیرت النبیؐ کے جلسہ کے مضامین

۲۶ / نومبر کو ہندوستان کے طول و عرض اور بعض بیرونی ممالک میں بھی سیرت النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متعلق جو جلسے منعقد ہونگے۔ ان کے لئے اب کے حسب ذیل مضامین مقرر کئے گئے ہیں۔

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بنی نوع انسان کو غلامی کی لعنت سے چھڑانے کے لئے کیا کچھ کیا۔

۲۔ معاملات دنیویہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بنی نوع انسان کو اصولاً اور عملاً کیا ہدایات دیں۔

ان مضامین کے متعلق نوٹ تیار کرانے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن چونکہ مضامین تنگ وقت میں تجویز ہوئے ہیں۔ اس لئے سکرٹریان تبلیغ کو چاہئے۔ کہ اس سال نظارت کے نوٹوں پر ہی انحصار نہ رکھیں۔ بلکہ ان جلسوں کے لئے ابھی سے مقررین نامزد کر کے انہیں کہیں۔ کہ وہ خود بھی ان مضامین کے متعلق ضروری تیاری کریں۔ تا کہ اگر نظارت سے وقت پر نوٹ نہ پہونچ سکیں۔ تو انہیں تقریر کرنے میں مشکل نہ پیش آئے۔

تازہ خاتم النبیین نمبر کی خصوصیات

الفضل کا خاتم النبیین نمبر جو تیار ہو رہا ہے۔ اس کی مفصلہ ذیل خصوصیات ہر مسلمان کو دعوت دیتی ہیں۔ کہ وہ نہ صرف اپنے لئے ایک پرچہ خریدے۔ بلکہ حسب استطاعت متعدد پرچے خرید کر غیر مسلم دوستوں میں تقسیم کر کے ثواب حاصل کرے۔

۱۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے باوجود علالت طبع سیرت النبیؐ کے متعلق نہایت قیمتی مضمون رقم فرمایا ہے۔

۲۔ ایک انگریز نو مسلم نے اپنے ہاتھ سے اردو میں مختصر مضمون لکھکر لنڈن سے بھیجا ہے۔

۳۔ ایک سابق نائب وزیر ہند کا مختصر سا مضمون رسول کریمؐ کے متعلق انگریزی میں معہ اردو ترجمہ شائع ہوگا۔

۴۔ سلسلہ کے اہل قلم اصحاب اور خواتین کے نہایت قیمتی اور دلچسپ پر از معلومات مضامین درج کئے گئے ہیں۔ قیمت فی پرچہ ۴؍ ۔ ایک روپیہ کے چار۔ مینجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور

مرزا اعظم بیگ صاحب کا مقدمہ خارج ہوگیا

مرزا اکرم بیگ صاحب اور ان کی والدہ سردار بیگم صاحبہ بیوہ مرزا افضل بیگ صاحب نے ۱۹۲۰ء میں اپنی ساری جائداد واقعہ قادیان حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپکے برادران گرامی قدر کے نام ایک لاکھ ۴۸ ہزار روپیہ پر فروخت کر دی تھی جس میں سے بعد میں بہت سے احباب جماعت نے حصص خرید کئے تھے اور ایک کافی حصہ پر لاکھوں روپیہ کی عمارات بن چکی ہیں۔ گیارہ سال کے بعد ۱۹۳۱ء میں مرزا اکرم بیگ صاحب اور انکی والدہ نے مرزا اعظم بیگ پسر مرزا اکرم بیگ صاحب سے استقرار حق کا دعویٰ سینئر سب جج صاحب گورداسپور کی عدالت میں دائر کرایا۔ جو اڑہائی سال تک چلتا رہا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ۴ / نومبر ۱۹۳۲ء کو ہمارے حق میں فیصلہ ہو گیا ہے۔ اور مدعی کا دعویٰ معہ خرچہ خارج ہو گیا ہے۔ الحمد للہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۶۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ رجب ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

جماعت احمدیہ کی ترقی کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی ایک پیشگوئی

مولوی ثناء اللہ صاحب سے ایک سوال

حضرت مسیح موعودؑ کا مخالف حالات میں دعویٰ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن مخالف حالات میں دنیا کے سامنے مسیحیت و ماموریت کا دعویٰ پیش کیا۔ اور جس شد و مد کے ساتھ لوگوں نے آپ کی مخالفت کی۔ وہ کوئی پوشیدہ بات نہیں۔ آپ کی مخالفت میں بڑے اور چھوٹے متحد ہو گئے۔ آپ کو ناکام بنانے کے لئے امیر و غریب جمع ہو گئے۔ آپ کو کچلنے کے لئے حکومتوں اور علماء نے اتحاد کیا۔ پھر کونسا ظلم ہے۔ جو اس ضمن میں ڈھایا نہ گیا۔ کونسا ستم ہے جو اس ناپاک مقصد کے لئے توڑا نہ گیا۔ کونسا منصوبہ ہے۔ جو سوچا نہ گیا۔ اور کونسا حربہ ہے۔ جس سے کام نہ لیا گیا۔ مخالف احمدیت کا قلعہ مسمار کرنے کے لئے اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ آگے بڑھے۔ اور پیچھے سے بھی انہوں نے اعتراضات کے تیر برسائے۔ مشکلات کے بادل برسائے۔ وہ حوادث کی آندھیاں بنکر چلے۔ اور مشکلات کی بجلیاں بنکر گرے۔ لیکن ان کی تمام کوششوں کے باوجود خدا تعالےٰ کا یہ فتح نصیب جرنیل مخالفین کی افواج کو شکست پر شکست دیتا ہوا غلبہ پا گیا۔ اور اس نے صف اعداء کو پامال کر کے دلائل اور براہین کے رو سے ان پر حجت پوری کردی

مخالفین کی ناکامی

احمدیت کی تاریخ شاہد ہے۔ کہ ایک سے ایک بڑھکر مخالف اٹھا۔ ان میں سے ہر ایک میدان کا شہسوار ہونے کا مدعی تھا۔ ان میں سے ہر ایک یہ عزم لیکر نکلا تھا۔ کہ احمدیت کا دنیا سے خاتمہ کر دیگا۔ اپنی سحر بیانی اور طلاقت لسانی سے خلق خدا کو روشنی کے اس مینار کی طرف نہ آنے دیگا۔ جو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ کھڑا کیا۔ ایک طرف نذیر حسین دہلوی محمد حسین بٹالوی اور مولوی ثناء اللہ جیسے عمائد اپنے چیلے چانٹوں کے ساتھ صف بستہ تھے۔ تو دوسری طرف لیکھرام اور ڈوئی وغیرہ حملے پر حملے کر رہے تھے گمر خدا تعالےٰ کا یہ جری اکیلا۔ تن تنہا اور دنیاوی ساز و سامان کے لحاظ سے تہی دست نرغۂ اعداء میں گھرا ہوا نہایت کامیابی کے ساتھ ان کا مقابلہ کرتا رہا۔ نہ صرف ان کے حملوں سے اپنے آپ کو بچاتا رہا۔ بلکہ روز بروز آگے ہی آگے قدم بڑھاتا گیا۔ اور خدا تعالےٰ سے علم پاکر اپنی شاندار کامیابی کا اعلان کرتا رہا۔

خدا تعالےٰ کا ایک عظیم الشان وعدہ

جب ساری دنیا اس کی مخالف تھی۔ جب اپنے اور پرائے اس کے دشمن تھے۔ جب خدا کے لئے وہ دنیاوی عزتوں سے کنارہ کش تھا تو اس کا پیارا آقا۔ اور اسے مبعوث کرنے والا خدا اس سے ہمکلام ہوا۔ اور اسے بتایا۔ "تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا۔ اور وہ تجھے بہت برکت دیگا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے"

خدا تعالےٰ کا یہ کلام جن حالات میں نازل ہوا۔ جس بے سروسامانی اور کس مپرسی کے وقت ایسی عظیم الشان خوشخبری ملی۔ جن مشکلات کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں یہ روشنی چمکی۔ انہیں دیکھتے ہوئے لوگوں نے ہنسی اڑائی۔ علاوہ اسے دیوانے کی بڑ قرار دیا۔ اور کہا۔ یہ اعلان دماغ کے اختلال کا نتیجہ ہے۔ اور آج بھی اسے ایسا ہی سمجھنے والے بکثرت ہیں۔ مگر جن لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چمکتے ہوئے نشانات دیکھے۔ جنہوں نے اللہ تعالےٰ کی تجلیات کا نزول اپنی آنکھ سے ملاحظہ کیا۔ جنہوں نے ناممکن کو ممکن ہوتے دیکھا وہ آج بھی بیقین یہ وثوق اور یہ ایمان رکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ متذکرۃ الصدر پیشگوئی بھی ایک دن پوری ہو کر رہے گی۔ اور دنیا کا کوئی ہاتھ خدا تعالےٰ کے اس ارادہ میں حائل نہیں ہو سکتا۔

خدا کا وعدہ ضرور پورا ہوگا

بے شک ظاہر بین نظروں کے لئے یہ ایک عجوبہ ہے۔ بے شک ان لوگوں کے لئے جنہوں نے خدا تعالیٰ کی قدرت نمائیاں نہیں دیکھیں حیرت انگیز امر ہے۔ اور بے شک آج دنیا۔ عقل و فہم رکھنے والی دنیا ہمارے اس قول پر ہنسی اڑا سکتی اور اس کے پورے ہونے کا یقین رکھنے والوں کو پاگل کہہ سکتی ہے۔ مگر جبکہ یہ اس خدا کا کلام ہے۔ جو زمین و آسمان کا خدا ہے۔ جس کے قبضۂ تصرف میں دنیا کی تمام حکومتیں ہیں۔ جو ایک لحظہ میں شاہ کو گدا اور گداگر کو بادشاہ بنا سکتا ہے۔ جو لاغلبن انا ورسلی کا قانون نافذ کر چکا ہے۔ تو پھر خواہ دنیا کچھ کہے۔ خدا کا قول پورا ہو کر رہیگا۔ اور آج سننے والے سن لیں کہ یقیناً بادشاہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس کپڑوں سے برکت حاصل کرینگے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب سے سوال

اس وقت جبکہ ہم علی الاعلان یہ بات کہہ رہے ہیں۔ ساری دنیا کو سنا کر کہہ رہے ہیں۔ پورے یقین اور وثوق کے ساتھ کہہ رہے ہیں۔ جماعت کے تمام مخالفین سے عموماً اور مولوی ثناء اللہ صاحب سے خصوصاً ایک سوال کرنا چاہتے ہیں۔ اگر یہی سوال آج سے تیس سال قبل اس وقت کیا جاتا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام انتہائی گمنامی اور بے کسی میں تھے۔ جبکہ احمدیت بالکل اپنی ابتدائی حالت میں تھی جبکہ دنیا میں اسے کوئی وقعت حاصل نہ تھی۔ جبکہ اس کا ذکر نہایت حقارت سے کیا جاتا تھا۔ اور جبکہ ایک سر پھرے نے جسے شیخ آتر بوسوخ اپنی طاقت اور قوت اپنی علمیت اور قابلیت کا بڑا گھمنڈ تھا۔ یہاں تک کہدیا تھا۔ کہ میں نے ہی مرزا صاحب کو بڑھایا ہے۔ اور اب میں ہی ان کو گراؤنگا۔ اس وقت اس سوال کا جواب دینے میں مخالفین احمدیت میں سے کسی کو ایک لمحہ کے لئے بھی تردد نہ ہوتا۔ اور وہ فوراً پکار اٹھتا۔ کہ اس سوال کا جواب کلیتہً نفی میں ہے۔ لیکن آج جبکہ خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدیت کو کامیابی پر کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ احمدیت ہر میدان میں مظفر و منصور نظر آ رہی ہے۔ اور اشد ترین مخالف اس کی ناقابل تسخیر طاقت اور نہ رک سکنے والی ترقی کا اعتراف کر رہے ہیں۔ ہمارا پیش کردہ سوال دور اندیش اور واقعات کو سنجیدگی سے دیکھنے والے لوگوں کو تردد میں ڈال سکتا ہے۔ اور وہ اس کا جواب دینے میں مشکل محسوس کر سکتے ہیں۔ تاہم مولوی ثناء اللہ صاحب جو دن رات احمدیت کی مخالفت میں مصروف رہتے ہیں۔ جو ہر لمحہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے خلاف اپنا سارا زور صرف کر رہے ہیں۔ اور جن کا دعویٰ ہے۔ کہ وہ علی وجہ البصیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صادق نہیں سمجھتے۔ اور آپ کے الہامات کو خدا تعالےٰ کا کلام نہیں یقین کرتے۔ انہیں احمدیت کی تمام کامیابیوں اور ترقیوں کو دیکھتے ہوئے بھی جو ان کی اور ان کے ہمنواؤں کی ہر قسم کی مخالفتوں کے باوجود ہو رہی ہیں۔ اس سوال کا جواب دینے میں لیت و لعل نہیں کرنا چاہئے اور صاف الفاظ میں اس کا جواب دینا چاہئے۔ سوال یہ ہے۔ کہ کیا ان

کی عقل، ان کی سمجھ، ان کا وجدان اور ان کا ذوق یہ تسلیم کر سکتا ہے۔ کہ کسی وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" اپنی پوری شان کے ساتھ پوری ہو سکتی ہے۔ اور دنیا میں ایسے حکمران ہو سکتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے برکت حاصل کرنا اپنے لئے باعث سعادت سمجھیں۔

مولوی صاحب کو ہم یہ بھی بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ یہ سوال کسی ایسے زمانہ بعید کے متعلق نہیں جہاں تک ان کی قوت فکر اور ان کا طائر خیال نہ پہونچ سکے۔ بلکہ یہ ایسے زمانہ کے متعلق ہیں۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑے دنیا میں موجود ہونگے۔ اور ان سے برکت حاصل کرنے والے بادشاہ انہیں دیکھ سکینگے۔

پس مولوی صاحب کو جماعت احمدیہ کی موجودہ ترقی کی رفتار کو دیکھکر کسی قسم کے تردد میں مبتلاء نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ احمدیت کے خلاف وہ اپنے جس ایمان کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ اور اپنی کوششوں کو جو اہمیت دیتے رہتے ہیں۔ انہیں پیش نظر رکھتے ہوئے بتانا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مذکورہ بالا الہام کے متعلق ان کا کیا خیال ہے۔ کیا یہ الہام ان کے نزدیک پورا ہو سکتا ہے یا نہیں۔ کیا دنیا میں ایسے حکمران ہو سکتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں۔ یا ان کا وجود کبھی نہیں پایا جائے گا۔

جواب صاف الفاظ میں دیا جائے

یہ نہایت سادہ اور آسان سوال ہے۔ جس کے جواب میں مولوی صاحب کو کوئی دقت پیش نہیں آسکتی۔ کیونکہ وہ اپنے آپ کو علی وجہ البصیرت صداقت پر قرار دیتے ہیں۔ اور یہ دعویٰ رکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ان کے مقابلہ کا ہی نتیجہ تھی۔ غرض وہ ہر رنگ میں اپنی صداقت اور جماعت احمدیہ کی بطالت پر یقین رکھتے ہیں۔ ان حالات میں ان کے لئے جواب دینا کوئی مشکل امر نہیں۔ پس وہ بتائیں۔ اور صاف الفاظ میں بتائیں کہ کیا جماعت احمدیہ کی موجودہ حالت کو دیکھکر ان کی عقل یہ تجویز کر سکتی ہے۔ کہ کسی زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ پورا ہوگا۔ کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

اردو زبان کو ذریعہ تعلیم بنایا جائے

علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر سر سید راس مسعود نے گذشتہ فروری میں ایونشا کالج کٹک میں ایک ایڈریس دیا تھا۔ جس میں آپ نے یہ اہم ضروری سوال اٹھایا تھا۔ کہ ہندوستانی یونیورسٹیوں میں میڈیم آف ایجوکیشن (ذریعہ تعلیم) ورنیکلر زبانیں ہونی چاہئیں۔ یہ طریق عمل ایک تو ہندوستانی زبانوں کی ترقی کا باعث بن سکتا ہے۔ اور دوسرے ہندوستانی طلباء کے لئے ترقی تعلیم میں بہت کچھ آسانی پیدا کر سکتا ہے۔ ان وجوہات کی بناء پر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ارباب حل و عقد اور خاص کر ڈاکٹر سر سید راس مسعود صاحب سے یہ گزارش کرنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ وہ مسلم یونیورسٹی میں اردو کو ذریعہ تعلیم قرار دیکر باقی ہندوستانی یونیورسٹیوں کے لئے قابل تقلید مثال قائم کریں۔ کلکتہ یونیورسٹی نے بنگالی کو اور بنارس یونیورسٹی نے ہندی کو ذریعہ تعلیم بنا دیا ہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ مسلمانان ہند کی واحد یونیورسٹی علی گڑھ میں اردو کو ذریعہ تعلیم نہ بنایا جائے۔ اردو زبان کے متعلق یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ ہندوستان کی دوسری زبانوں کی نسبت اسے بہت زیادہ وسعت حاصل ہے۔ اور یہ ہندوستان کے طول و عرض میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ ایسی مقبول عام زبان کو ترقی دینا ہر ہندوستانی کا فرض ہے۔ اور خاص کر اس وجہ سے کہ بعض متعصب اور تنگدل غیر مسلم اردو کے خلاف آواز بلند کرتے رہتے اور اس کی بجائے ایسی زبانوں کو فروغ دینا چاہتے ہیں جو ایک خاص علاقہ اور ایک خاص قوم میں بولی اور سمجھی جاتی ہیں۔ مسلم یونیورسٹی کو اردو زبان کی ترقی اور ترویج میں خاص حصہ لینا چاہیئے

ضابطۂ مذہب سے آزادی کا نتیجہ

وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ضابطۂ مذہب سے آزاد ہو کر دنیا میں ترقی اور عروج حاصل ہو سکتا ہے۔ اور جن کا یہ خیال ہے۔ کہ مذہب دنیا میں لڑائی جھگڑے اور فتنہ و فساد کا موجب ہے۔ حتیٰ کہ جو لوگ جہالت اور نادانی کا انتہائی مظاہرہ کرتے ہوئے یہاں تک کہتے ہیں۔ کہ مذہب ایک لعنت ہے۔ انہیں آنکھیں کھولکر ان لوگوں کی حالت ملاحظہ کرنی چاہیئے۔ جو مذہب کو خیرباد کہہ چکے ہیں۔ اور جن کی تقلید ضروری سمجھی جارہی ہے۔ اس وقت امریکہ سب سے زیادہ ترقی یافتہ ملک ہے۔ اور وہاں عام طور پر مذہب کو بالکل بے حقیقت چیز سمجھا جاتا ہے لیکن ترقی کے انتہا پر پہونچے ہوئے ان لوگوں میں جرائم کی اس قدر کثرت ہے۔ کہ اس کا عشر عشیر بھی کہیں نہیں پایا جاتا۔ وہاں ہر سال بارہ ہزار اشخاص قتل کئے جاتے ہیں۔ تین ہزار اشخاص کا جبریہ اغوا کیا جاتا ہے ایک ہزار اشخاص لوٹے جاتے ہیں۔ محکمہ انصاف کے فائل پر ۴۱۲۱۴۴ اشخاص کے حقیقی یا فرضی نام ہیں۔ جو کسی نہ کسی جرم میں سزایاب ہو چکے ہیں۔ اور پولیس کی نگاہ میں مشتبہ ہیں۔ دوسرے الفاظ میں امریکہ میں دوسرے تمام ممالک سے زیادہ جرائم سرزد ہوتے ہیں۔

یہ نتیجہ ہے۔ مذہبی پابندیوں سے آزاد ہونے کا۔ دوسرے مذاہب کے لوگ تو اس بارے میں ایک حد تک معذور بھی قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ جن مذاہب کے پیرو کہلاتے ہیں۔ وہ اپنی اصل تعلیم قائم نہ رکھ سکنے اور زمانہ کے ہاتھوں پامال ہو جانے کی وجہ سے اس قابل نہیں رہے۔ کہ انسان کے فطری تقاضوں کو پورا کر سکیں۔ اور انسان کی روحانی ترقی کا باعث بن سکیں۔ لیکن اسلام کا ہر ایک حکم حکمت سے پُر ہے۔ اور فوائد کا باعث۔ اس لئے مسلمان کہلانے والے اگر اسلام سے علیحدگی اختیار کریں۔ تو اسے سوائے ان کی بدقسمتی کے کیا کہا جا سکتا ہے۔

گاندھی جی کو افسوسناک واقعات کا سامنا

معلوم ہوتا ہے۔ ان لوگوں میں جو گاندھی جی کی ہر ایک بات کو بغیر سوچے سمجھے درست ماننے کے لئے تیار رہتے تھے۔ اور جنہوں نے ان کے کہنے پر بڑی تکلیفیں اُٹھائیں۔ گاندھی جی کے خلاف جذبہ نفرت اس قدر بڑھ گیا ہے۔ کہ وہ کھلم کھلا اس کا اظہار کرنے پر اتر آئے ہیں۔ چنانچہ گاندھی جی نے حال میں جو دورہ شروع کیا ہے۔ اس کے سلسلہ میں وہ ناگپور پہونچے۔ تو انہیں ایسے واقعات کا سامنا کرنا پڑا۔ جن کا آج سے تھوڑا ہی عرصہ قبل گاندھی جی کے متعلق وہم و گمان بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ مثلاً ایک ہجوم ان کی موٹر کے آگے لیٹ گیا۔ اگرچہ گاندھی جی کے آدمیوں نے ان پر تشدد کیا۔ حتےٰ کہ پانچ آدمیوں کو زخمی کر دیا۔ تاہم وہ انہیں ٹھیرانے میں کامیاب ہو گئے۔ اور صاف طور پر کہدیا۔ کہ ہم نے آپ کی حال کی سرگرمیوں کے خلاف ستیہ گرہ کیا ہے۔ نیز آپ کے آدمیوں نے ہمارے ساتھ جو بدسلوکی کی ہے۔ ہم اس کے خلاف بھی احتجاج کرتے ہیں۔ گاندھی جی انہیں کوئی جواب نہ دے سکے۔ اور ہجوم ان کے خلاف نعرے بلند کرتا ہوا شہر میں گشت کرتا رہا۔

اس طرح گاندھی جی کو اپنے ایجاد کردہ ستیہ گرہ کا خود بھی خمیازہ بھگتنا پڑا۔ اور ان کے آدمیوں نے ستیہ گرہ کرنے والوں پر ان کے سامنے تشدد کر کے بتا دیا۔ کہ حکومت ایسے حالات میں جو کچھ کرتی رہی ہے۔ اس پر گاندھی جی کو اعتراض کرنے کا کوئی حق نہ تھا۔ پھر ناگپور میں ہی ایک جلسہ میں گاندھی جی پر نوجوانوں نے گندے انڈے پھینکے۔ یہ ان نوجوانوں کی کارروائی سمجھی جاتی ہے جن کے خیال میں گاندھی جی کی تحریک سول نافرمانی نے ملک کو تباہ کر دیا ہے۔

ہمیں ڈر ہے۔ کہ گاندھی جی کو اس سے بھی بدتر حالات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اگرچہ یہ ان کا اپنے بوئے کو ہی کاٹنا ہوگا۔ تاہم بہت افسوسناک بات ہوگی۔ دراصل ستیہ گرہ کی غیر قدرتی اور نہایت مضرت رساں تحریک جاری کر کے گاندھی جی نے ملک کے نوجوانوں اور جوشیلے انسانوں کے اخلاق کو نہایت ہی خطرناک نقصان پہنچایا ہے۔ اب وہ بات بات پر ستیہ گرہ شروع کر دینے اور غیر آئینی طریق عمل اختیار کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اس خطرہ سے گاندھی جی کو بارہا آگاہ کیا گیا۔ مگر ان کی سمجھ میں نہ آیا۔ اب غالباً واقعات انہیں اچھی طرح

پنجاب اور دوسرے علاقوں میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

امرتسر

یہاں جن حالات میں یوم التبلیغ منایا گیا۔ وہ ایسے ہیں۔ کہ جب تک خدا تعالےٰ کی خاص تائید و نصرت شامل حال نہ ہو۔ کامیابی ممکن نہیں کیونکہ غیر احمدی علماء نے یوم التبلیغ سے ایک ماہ قبل ہی ہمارے خلاف جلسے کرنے شروع کئے۔ جن میں جی کھول کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف غلط بیانیاں کر کے عوام الناس کو اشتعال دلایا بائیکاٹ پر آمادہ کیا گیا۔ جماعت احمدیہ کو ایذا دہی کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا۔ اور لوگوں سے حلفیہ وعدے لئے۔ کہ احمدیوں کو تبلیغ کا موقع نہ دیں۔ اور اشتہارات و ٹریکٹ پھاڑ دیں۔ حکام کو غلط اطلاعات دے دے کر دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کی درخواستیں کی گئیں۔ عوام کو برافروختہ کرنے کے لئے فرضی داستانیں گھڑی گئیں مگر ہمارے لئے ان کی یہ شورش انگیزی مفید ثابت ہوئی۔ یوم التبلیغ کی منادی اور تشہیر کا کام مولویوں کی مخالفت سے ہو گیا۔ مخالفین کی اندھا دھند مخالفت سے جہاں یوم التبلیغ کی عام تشہیر ہو گئی۔ وہاں ہمارے جو دوست تبلیغ میں سست تھے۔ وہ ہوشیار ہو گئے۔ اسی طرح انقلاب اور دیگر اخبارات کے مخالفانہ مقالات سے اخبار بین اور بڑے طبقہ کے لوگوں میں یوم تبلیغ کی عام منادی ہو گئی۔

تبلیغی حلقہ جات۔ زیر تبلیغ افراد کی مندرجہ ذیل طبقوں میں تقسیم کی گئی۔ اور ہر ایک طبقہ میں ایسے احباب کی ڈیوٹی لگائی گئی۔ جو اس سے کسی قسم کی مناسبت رکھتے ہوں۔ (۱) مذہبی پیشوا۔ پیرزادے گدی نشین۔ (۲) ڈاکٹر۔ اطباء۔ حکماء (۳) وکلاء و دیگر قانون پیشہ حضرات (۴) ایڈیٹران اخبارات و رسالہ جات (۵) صناع و موجدین (۶) تاجر و سوداگر (۷) سرکاری افسران و دیگر اعلےٰ حکام (۸) امراء و رؤسا۔ میونسپل کمشنران و معززین بلدیہ (۹) غیر ملکی سیاح و مسافران (۱۰) ہوٹلوں اور سراؤں میں مقیم لوگ (۱۱) موٹروں اور یکوں وغیرہ کے اڈہ جات (۱۲) ہر دو ریلوے اسٹیشن (۱۳) خانقاہیں و تکیہ جات (۱۴) مساجد و دیگر معابد (۱۵) نئی آبادیات (۱۶) سیرگاہیں و باغات۔ (۱۷) مختلف کارخانہ جات۔ بھٹے۔ آدے (۱۸) علماء۔ ائمہ مساجد۔ مصنفین و مشاہیر (۱۹) سیاسی لیڈران و ماہرین فنون لطیفہ (۲۰) مختلف مقامی انجمنوں کے عہدہ داران (۲۱) شہر کے محلہ جات۔ کٹڑہ ہائے۔ کوچہ و بازار (۲۲) عوام الناس (۲۳) مضافات و دیہات (۲۴) تبلیغ بذریعہ دعوت و ٹی پارٹی وغیرہ (۲۵) قلعہ اور چھاؤنی کے فوجی لوگ (۲۶) تمام پاور ہوس (۲۷) پولیس لائن (نئی و پرانی) (۲۸) شفا خانے و ہسپتال (۲۹) مال منڈی (۳۰) گھوڑ منڈی (۳۱) اسلامیہ سکول و ایم اے او کالج (۳۲) بورڈنگ ہوس و ہوسٹل وغیرہ (۳۳) اشد ترین مخالفین و معاندین سلسلہ احمدیہ (۳۴) شراب خانے و ٹھیکہ جات منشیات ان کے علاوہ بہت سے احباب نے اپنے خویش و اقارب اور متعلقین کو تبلیغی خطوط لکھے۔ اور تبلیغی لٹریچر بھیجا۔ اور بعض نے دوران سفر میں تبلیغ کی۔

تبلیغی لٹریچر۔ مرکز سے آمدہ لٹریچر کے علاوہ مقامی طور پر شائع کیا گیا۔ ۴ ہزار ٹریکٹ گورمکھی میں صداقت مسیح موعود ؑ از روئے گرنتھ صاحب کے متعلق سکھوں میں تبلیغ کے لئے شائع کئے گئے کیونکہ دیوالی کی وجہ سے ہر حصہ ملک سے ہزارہا سکھ امرتسر میں آتے ہیں۔

تقسیم لٹریچر۔ ملاؤں نے مساجد کے درویشوں اور دیگر اشرار کو اس بات پر آمادہ کر رکھا تھا۔ کہ جب احمدی تبلیغی لٹریچر تقسیم کر رہے ہوں۔ تو چھین کر پھاڑ دو۔ ہم نے یہ انتظام کیا۔ کہ شہر کے تمام بازاروں اور گلی کوچوں میں انصار اللہ کی ڈیوٹیاں لگا دیں۔ اور ۸ بجے کا وقت مقرر کر دیا۔ کہ جب گھڑی آٹھ بجائے تو یکدم ہر جگہ لٹریچر تقسیم کر دو۔ اس ترکیب سے یکبارگی ہر ایک کے ہاتھ میں ہمارا تبلیغی لٹریچر پہنچ گیا۔ اور ملاّ نے بچارے مونہہ دیکھتے رہ گئے۔

تبلیغی حلقہ جات میں روانگی۔ اس کے بعد تمام احباب باقی ماندہ لٹریچر لے کر اپنے مقررہ حلقوں میں تشریف لے گئے۔ اور تمام دن تبلیغ احمدیت میں مصروف رہے

مولوی ثناء اللہ صاحب کو تبلیغ۔ ایک گروپ علی الصباح ہی مولوی ثناء اللہ صاحب کی مسجد میں پہنچ گیا۔ اور تبلیغ کی۔ مولوی صاحب نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کے اشتہار مباہلہ کے متعلق تبادلہ خیالات کی خواہش کی۔ اور اپنے مقتدیوں سے کہا۔ کہ احمدی ہمیں تبلیغ کرنے آئے ہیں۔ یا ہمیں احمدی بنا کر جائیں گے۔ یا خود کلمہ پڑھ کر جائیں گے۔ مولوی صاحب کی تجویز سے دس دس منٹ کی ٹرن مقرر ہوئی۔ ہماری طرف سے چوہدری ول محمد صاحب مولوی فاضل مباحث مقرر ہوئے۔ اور دوسری طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب چوہدری صاحب نے تحریک مباہلہ کے متعلقہ واقعات پر روشنی ڈالی۔ اور مولوی صاحب کے بار بار انکار و فرار پر مولوی صاحب کی اپنی تحریریں پیش کیں۔ مولوی صاحب نے مباہلہ کو یکطرفہ دعا ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی۔ جس پر چوہدری صاحب نے کہا۔ کہ آپ نے تو اسے دعائے مباہلہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "کرشن قادیانی نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار شائع کیا تھا۔" (مرقع جون ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۸)

لوگ آناً فاناً اس قدر جمع ہو گئے۔ کہ مسجد میں تل دھرنے کی جگہ نہ رہی۔ لوگوں پر خاص اثر ہوا۔ بعض لوگوں نے کہا۔ ہمیں آج حقیقت حال کا پتہ لگا ہے۔ مولوی صاحب صرف اشتہار آخری فیصلہ شائع کر دیتے۔ اور اپنا جواب ظاہر نہ کرتے۔ بہت سے لوگوں نے یہ حوالے نوٹ کئے۔ اور کہا کہ بعد میں ہم مولوی صاحب سے دریافت کریں گے۔ مولوی صاحب نے ابتدائے گفتگو میں کہا تھا۔ کہ شام تک تبادلہ خیالات جاری رکھوں گا۔ مگر جلدی ہی تشریف لے گئے بات چیت نہایت امن سے ہوئی۔ مولوی صاحب اچھی طرح پیش آئے۔ جس کے لئے ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اس کے بعد ہم نے ندائے ایمان اور مولوی صاحب کے اشتہار کا جواب و دیگر ٹریکٹ مسجد میں اور محلہ میں تقسیم کئے۔

ملانوں سے گفتگو ملاؤں اور درویشوں کے غول کے غول بازاروں میں اپنی مسخ شدہ فطرت کا نہایت الم ناک مظاہرہ کر رہے تھے۔ معززین جماعت کا نام لے لے کر گالیاں دیتے تھے۔ ہم نے دو آدمی ان کے ساتھ گفتگو کرنے کے لئے مقرر کر دیئے۔ اور وہ سارے کے سارے ان دو سے الجھے رہے۔ واپسی پر درویشوں نے ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب کے مکان کے سامنے نہایت ہی گندہ مظاہرہ کیا پردہ نشین مستورات پر آوازے کسے۔ اور ایسی ایسی گندی گالیاں دیں۔ کہ لکھنؤ کی بھٹیاریوں کو بھی مات کر دیا

تبلیغ بذریعہ دعوت بعض احمدی احباب نے اپنے مکانوں پر غیر احمدی معززین کو مدعو کر کے تبلیغ کی ؛

مستورات کو تبلیغ مستورات نے اپنے اپنے محلوں میں تبلیغ کی۔ خواندہ خواتین کو تبلیغی لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا۔ بارہ بجے لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام تبلیغی جلسہ ہوا۔ غیر احمدی خواتین کو بذریعہ دعوتی کارڈوں کے بلایا گیا تھا۔ اور بعض کو احمدی بہنیں اپنے ہمراہ لے آئیں۔ ۳ گھنٹہ تک جلسہ ہوتا رہا۔ بہت سی بہنوں نے تقریریں کیں۔ اور حاضرات کو سوال و جواب کا موقعہ دیا گیا۔

شرفاء کا رویہ۔ اکثر لوگ خندہ پیشانی اور شرافت سے پیش آئے۔ تبلیغی ٹریکٹ وغیرہ شکریہ سے قبول کئے۔ اور دلچسپی سے باتیں سنیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ملانوں کو فتنہ انگیزی میں کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔ شریف پورہ میں دوست ایک مشہور مخالف مولوی صاحب کے ہاں تبلیغ کرنے گئے۔ تو وہ ہماری آمد کی اطلاع پا کر اندر سے دروازہ بند کر کے بیٹھ گئے۔ آخر غیر احمدی صاحبان کی باصرار درخواست پر باہر تشریف لائے۔ اور کہا آج میں احمدیوں کو تبلیغ کا موقعہ نہیں دوں گا۔ لوگوں کے استفسار پر اعتراضات کرنے شروع کر دیئے۔ اسی پر صداقت مسیح موعود ؑ پر سلسلہ کلام چل پڑا۔ دیر تک سوال و جواب ہوتے رہے۔ بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔

مجمع میں سے کسی نے کہا۔ مولوی صاحب آپ تو تبلیغ کا موقع نہیں دیتے تھے۔ اب تو جلسہ شروع کرا دیا ہے۔ اور احمدیوں نے تبلیغ بھی کر لی ہے۔ یہ سن کر گھر میں چلے گئے۔ اور دروازہ بند کر لیا۔ مولوی صاحب کی اس حرکت سے متاثر ہو کر ایک غیر احمدی نے کہا۔ "ہمارے مولوی اگر سچے ہوتے تو تبلیغ سے مونہہ کیوں موڑتے۔ جن کو یہ دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں۔ وہ تو دنیا کے تمام براعظموں میں تبلیغ اسلام کریں۔ مگر یہ اسلام کے ٹھیکہ دار حجروں کی زینت بنے بیٹھے ہیں۔ آج مسلمان وہی ہے جو تبلیغ کرے۔" مولویوں کے پروپیگنڈا سے اس قدر یوم التبلیغ کی تشہیر ہوئی۔ کہ جن کے پاس ہمارے دوست شام کے قریب تبلیغ کرنے گئے۔ انہوں نے شکوہ کیا۔ کہ آپ دیر سے کیوں آئے ہم تو صبح سے منتظر بیٹھے ہیں۔ اور شکریہ سے تبلیغی لٹریچر لیا۔ ایک ایم۔ اے پاس غیر احمدی نے کہا۔ آپ ہمیں تبلیغ کیا کریں اگر ہم احمدی ہو گئے۔ تو آپ پر بوجھ نہیں بنیں گے۔ مولویوں کو آپ نے کیا کرنا ہے۔ یہ تو نکمے لوگ ہیں۔ قوم کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکا ہیں۔ ان کو دینی باتوں سے کیا۔ انہیں تو ختم خوانی اور حلوے مانڈے سے کام ہے۔ اور خواہش کی۔ کہ ندائے ایمان ۱۲ کا انگریزی ترجمہ شائع کرنا چاہیئے۔ ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی بہت تعریف کی۔ اور کہا۔ کہ آپ مسلمانوں کے سچے خیر خواہ ہیں۔ ہر آڑے وقت میں آپ نے امداد دی ہے۔ سیاسی میدان میں ہر مشکل مرحلہ پر آپ نے راہ نمائی کی۔ اور سیاسی نکات سمجھائے۔ لوگوں میں احمدیت کا عام چرچا ہو گیا۔ بالخصوص جماعت کی تنظیمی اور تبلیغی روح کا بڑا اثر ہوا ہے۔ (خاکسار بہاؤ الشاہ نائب مہتمم تبلیغ کٹڑہ خزانہ امرتسر)

کلکتہ

کلکتہ کے دوستوں نے ۲۱ کی شام کو ایک اجتماع کر کے اگلے روز کے لئے پروگرام تیار کیا۔ اور ۲۲ کو طلوع آفتاب سے لے کر غروب تک ہر طبقہ کے لوگوں میں پیغام حق پہنچایا۔ عام طور پر لوگوں نے ہماری باتوں کو دلچسپی سے سنا۔ اور جماعت کی تنظیم خدمات اسلام اور تبلیغ کے لئے جوش کی تعریف کی۔ انگریزی بنگالی اردو میں چھ ہزار سے زائد تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے

رات کو ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں دوست اپنے اپنے زیر تبلیغ احباب کو لائے۔ وفات مسیحؑ اجرائے نبوت اور صداقت مسیح موعودؑ پر تین تقریریں کی گئیں۔ بعد میں اعتراضات کا موقعہ دیا گیا۔ لیکن کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ حاضرین بہت اچھا اثر لے کر گئے۔

پانچ اصحاب بالکل قریب آ چکے ہیں۔ اور انشاء اللہ امید ہے ہفتہ عشرہ میں داخل سلسلہ ہو جائیں گے۔

(خاکسار سید کریم بخش)

سکندر آباد

جماعت کے تمام احباب مرد، عورتیں، بچے سب کو تبلیغ کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ بعض احباب مکانوں دکانوں ہوٹلوں اور دفتروں میں تبلیغ کرتے رہے۔ اشتہارات بھی تقسیم کئے۔ مستورات اپنے غیر احمدی رشتہ داروں میں تبلیغ کرتی رہیں۔ بچوں نے سکندر آباد اور حیدر آباد کے درمیان ۸ میل کا سفر پیدل طے کر کے لٹریچر قیمتاً فروخت کیا۔ خاکسار نے ۵۰ میل کا سفر ریل گاڑی میں کیا۔ بڑے بڑے حکام سے ملاقات کر کے تبلیغ کی۔ (خاکسار عبد اللہ الہ دین)

کوٹ (کشمیر)

خاکسار نے ایک مولوی صاحب کو تبلیغ کی۔ انہوں نے سلسلہ کی باتوں میں دلچسپی ظاہر کی۔ ایک کتاب بھی مطالعہ کے لئے لے گئے۔ پھر ایک تعلیم یافتہ نوجوان کو تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ جس سے ظہر تا مغرب گفتگو ہوتی رہی۔ وہ بھی ایک کتاب پڑھنے کو لے گئے۔ ان کو اشتہارات بھی دیئے گئے۔ ایک نوجوان احمدی نے گذرگاہ پر کھڑے ہو کر اشتہارات تقسیم کئے۔ اور لوگوں کو پڑھ کر سنائے (حضرت مولوی) شیر علی (صاحب)

گونڈہ سٹی

خاکسار نے یوم التبلیغ کے موقعہ پر ایک سو ٹریکٹ تقسیم کئے اور چند اصحاب کو زبانی تبلیغ کی۔ (خاکسار عبد الرزاق)

جھنگ مگھیانہ

یہاں یوم التبلیغ بڑی کامیابی سے منایا گیا۔ تمام دوست صبح سے شام تک تبلیغ میں مصروف رہے۔ اور ٹریکٹ بھی تقسیم کئے جھنگ کے متصل دو دیہات میں بھی تبلیغ کی گئی۔ (خاکسار عبد الکریم)

ڈیرہ غازی خان

تمام احمدیوں نے حسب استطاعت یوم التبلیغ اچھی طرح منایا اور پیغام حق پہنچاتے وقت سچی دردمندی اور ہمدردی سے کام لیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ٹریکٹوں نے بہت بڑا اثر پبلک پر کیا۔ پروگرام کے مطابق شہر اور سول لائینز ہر دو جگہ تبلیغ کی گئی۔ غرضیکہ یوم التبلیغ بہت ہی مبارک ثابت ہوا ہے۔ اور ہم کو معلوم ہو گیا۔ کہ بہت سی ایسی سعید روحیں ہیں جو پیغام حق سننے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ (نامہ نگار)

خوشاب

یوم التبلیغ سے قبل جلسہ کر کے کام تقسیم کیا گیا۔ اور دیہات میں بھیجنے کے لئے گروپ بنائے گئے۔ خاص خوشاب اور اسٹیشن کے لئے احباب مقرر کئے گئے۔ یوم التبلیغ کو سب دوست اپنے اپنے حلقوں میں روانہ ہو گئے۔ اور علاوہ زبانی تبلیغ کے ٹریکٹ ندائے ایمان۔ پکارنے والے کی آواز۔ نبوت کی حقیقت۔ حقیقت جہاد۔ خاتم النبیین کی شان کا اظہار وغیرہ تقسیم کئے گئے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس جگہ کوئی مخالفت نہیں ہوئی۔ اور لوگوں نے بڑے شوق سے ٹریکٹ پڑھے۔ اور زبانی تبلیغ سنی۔ ایک غیر احمدی مولوی نے چند اوٹ پٹانگ اعتراضات لوگوں کو یاد کرا دیئے تھے۔ مگر ہمارے مدلل جواب سن کر لوگ مطمئن ہو گئے۔ علاوہ ازیں چوک اور مساجد میں پوسٹر چسپاں بھی کئے گئے۔ اور افسروں اور دیگر ملازمین کے گھروں پر جا کر پیغام حق پہنچایا گیا۔ (گل محمد)

سامانہ

مقامی ممبران انصار اللہ کے بارہ وفود نے ۳۱ دیہات میں تبلیغ کی۔ باقی احباب نے شہر کے مختلف محلہ جات میں پیغام حق پہنچایا۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔ غرضیکہ یوم التبلیغ نہایت کامیابی سے منایا گیا۔ (امین الدین)

منٹگمری

کل احباب نے چودہ وفود میں تقسیم ہو کر تبلیغ کی۔ پانچ روپے کی مختلف قسم کی کتب از قسم تبلیغ حق۔ درثمین۔ ندائے ایمان منگوا کر تقسیم کی گئیں۔ اشد ترین مخالفوں اور مولویوں کو گھروں پر جا کر تبلیغ کی گئی۔ علاوہ شہر کے اسٹیشن، سول لائینز منٹگمری کے متصل ۲۲ دیہات میں بھی پیغام حق پہنچایا گیا۔ (غلام حسین)

ہوشیار پور

۲۲ اکتوبر یوم التبلیغ نہایت پر امن طریق سے منایا گیا۔ کئی تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ جماعت باوجودیکہ نہایت قلیل ہے۔ مگر بفضل خدا تبلیغ اچھی طرح کی۔ اور ٹریکٹس کے علاوہ زبانی بھی تبلیغ کی۔ گھروں میں جا کر تبلیغ کی گئی۔ بچوں نے بھی اپنی بساط کے موافق تبلیغ کی۔

ملک مولا بخش صاحب نے چند معززین کو دعوت طعام پر مدعو کر کے تبلیغ کی۔ اور گھروں پر بھی جا کر تبلیغ کی۔ دعوت پر یہاں کے دو سب جج اور ایک تحصیلدار صاحب بھی تشریف لائے۔

(خاکسار سعید احمد)

بسی (پٹیالہ)

یوم التبلیغ کامیابی کے ساتھ منایا گیا۔ ہر ایک احمدی نے اپنے حلقہ میں تبلیغ کی۔ بعض دوستوں کے ساتھ بدکلامی بھی کی گئی

مگر ہماری طرف سے نرمی سے جواب دیا گیا۔ احمدی مستورات نے غیر احمدی مستورات کو پیغام حق پہنچایا۔ (عبدالغنی)

ٹنڈو آدم (حیدرآباد سندھ)

صداقت مسیح موعودؑ پر ایک ٹریکٹ سندھی زبان میں دو ہزار کی تعداد میں چھپوا کر مواضعات نواب شاہ کراچی۔ کمال ڈیرہ۔ لاڑکانہ جاتی۔ شاہ پور چاکر۔ سوبو ڈیرہ سکرنڈ۔ ماڈہ۔ ڈینی سرائیسٹ۔ مورو دادو۔ سامارہ میں یوم التبلیغ پر تقسیم کیا گیا۔ یوم التبلیغ پر تمام احباب نے چستی سے کام لیا۔ غیر احمدیوں کی طرف سے کوئی مخالفت نہ ہوئی ؛ (عطاء اللہ)

سرگودہا

احباب ۶۵۰ ٹریکٹ ندائے ایمان عام نشانات صداقت خلیفۃ اللہ۔ امام الزمان کو پہچانو۔ تحریک اتحاد۔ مباحثہ۔ اجرائے نبوت۔ غیر تشریعی انذاری پیشگوئی وغیرہ لے کر مختلف اطراف میں برائے تبلیغ گئے۔ اور فرداً فرداً تبلیغ کی۔ لوگوں کو پچھلے سال کی نسبت پیغام حق سننے کا زیادہ مشتاق پایا گیا۔ اعلےٰ حکام اور بڑے طبقہ کے لوگوں کو بھی خوب تبلیغ کی گئی۔ (محمد عبداللہ)

بمبئی

پچیس افراد نے تبلیغ میں حصہ لیا۔ جن میں سے دو نے غیر احمدی دوستوں کو اپنے مکان پر دعوت دے کر تبلیغ کی۔ اور لٹریچر تقسیم کیا۔ باقی افراد نے انفرادی طور پر اپنے اپنے حلقہ میں اور بمبئی کے بعض مختلف مقامات پر جا کر تبلیغ کی۔ اور لٹریچر تقسیم کیا سنجیدہ اور سمجھدار طبقہ نے ہماری باتوں کو غور سے سنا۔ اور آئندہ بھی غور کرنے کا وعدہ کیا۔ (خاکسار خواجہ محمد شریف از بمبئی)

سانبھر

غیر احمدیوں میں بکثرت لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ بفضلہ تعالےٰ اچھا اثر ہوا۔ (خاکسار عبدالغفور)

بنگلور ریاست میسور

بفضلہ تعالےٰ ۲۲ر اکتوبر کو انفرادی طور پر تبلیغ کی گئی۔ شہر اور چھاؤنی میں مختلف ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ کوئی ناخوشگن واقع پیش نہیں آیا۔ (خاکسار غلام قادر مشرق)

قلعہ شیخوپورہ

۲۲ر اکتوبر ۱۹۲۳ء احباب کے وفود تیار کئے گئے۔ تمام اصحاب صبح دس بجے سے لے کر شام تک مصروف تبلیغ رہے۔ اور مختلف مقامات پر ادنےٰ سے لیکر اعلےٰ طبقہ کے لوگوں کو پیغام احمدیت پہنچایا۔ اور لٹریچر تقسیم کیا۔ (خاکسار عطاء محمد)

پونچھ

انفرادی طور پر تبلیغ کرنے کے لئے احمدی احباب کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔ تمام دوست شہر کے مختلف حصص میں تبلیغ کے لئے بھیجے گئے۔ کوئی احمدی فرد بھی تبلیغ میں حصہ لینے سے محروم نہ رہا تبلیغی ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ اور ارد گرد کی جماعتوں نے بھی تبلیغ کی۔ (نامہ نگار)

سونگھڑہ

یوم التبلیغ منانے کے لئے بڑی دقت درپیش ہونے کا احتمال تھا۔ چنانچہ ۲۱ر اکتوبر کو مخالفین سونگھڑہ نے ہمارے خلاف ایک جلوس نکالا۔ ۲۲ر اکتوبر کو یوم التبلیغ منانے کے لئے سونگھڑہ اور اس کے اطراف و جوانب کو پندرہ حلقوں میں تقسیم کر کے ہر حلقہ کے لئے ایک ایک وفد مقرر کیا گیا۔ وفود زبانی تبلیغ کے علاوہ ٹریکٹ بھی تقسیم کرتے رہے۔ نتیجہ خدا کے فضل سے اچھا رہا۔ وہ لوگ جو ہماری باتوں کو سننا گناہ قرار دیتے تھے۔ ۲۲ر اکتوبر کو ان کے مکانوں پر جا کر ان کو تبلیغ کی گئی۔ اور انہوں نے بڑی خوشی اور فراخدلی سے ہماری باتوں کو سنا۔ اور مہذبانہ طریقہ سے سوالات کئے۔ جن کے جواب دیئے گئے۔ بعض نے سلسلہ کی کتابیں دیکھنے کا وعدہ کیا۔ اور احمدیوں کو دوبارہ آنے کی دعوت دی۔ (خاکسار سید عبدالحکیم)

زنجبار

۲۲ر اکتوبر کو یوم التبلیغ جماعت احمدیہ زنجبار کے قریباً سب افراد نے منایا۔ تمام مردوں عورتوں لڑکوں اور لڑکیوں نے اس میں حصہ لیا۔ اور فرداً فرداً لوگوں کے گھروں پر جا کر پیغام حق پہنچایا ملکی کالے لوگوں کو ان کے علاقہ میں ۱۲ میل جا کر ان کی ملکی زبان سواحلی میں پیغام حق دیا۔ ان کو اچھی طرح حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کی خوشخبری سنائی گئی۔ مکرمی ڈاکٹر عبدالغنی صاحب نے خصوصیت سے اس حق کو ادا کیا۔ اور قریباً سارا دن تبلیغ کرتے رہے۔ (خاکسار محمد شاہ دین)

بنارس

۲۲ر اکتوبر علی الصبح سب دوستوں کو اکٹھا کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ درباره ہدایات یوم التبلیغ سنایا گیا۔ پھر دعا کی گئی۔ اور محلہ وار سب دوست تقسیم کر دیئے گئے۔ جنہوں نے خوب تبلیغ کی۔ لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ رات کو مسجد احمدیہ میں جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ اور خاص خاص زیر تبلیغ احباب کو دعوت دی گئی۔ دو گھنٹہ تک خاکسار نے ختم نبوت و صداقت حضرت مسیح موعودؑ پر تقریر کی (خاکسار غلام احمد مجاہد)

جہلم

۲۲ر اکتوبر ۱۹۲۳ء جماعت احمدیہ جہلم نے مقامی سول افسروں اور دیگر معززین کے علاوہ ہر طبقہ اور جماعت کے لوگوں کو تبلیغ کی اسٹیشن پر اور ریل گاڑیوں پر ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ احمدی دوستوں نے اعلےٰ اخلاص کا نمونہ دکھایا۔ بوڑھے اور کمزور دوست بھی نوجوانوں کی طرح کام کرتے نظر آئے۔ کسی قسم کی بدامنی اور فساد نہ ہوا بلکہ تعلقات پہلے سے خوشگوار ہو گئے۔ اور تبلیغی تجربہ میں اضافہ ہوا ۲۱۴۸ ٹریکٹ اور رسالہ جات تقسیم کئے گئے۔ شہر جہلم کے علاوہ مضافات کے قریباً پانچ دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ (خاکسار مرزا رشید)

میرٹھ

میرٹھ شہر کے مختلف حلقے احباب میں تقسیم کئے گئے۔ جہاں دوستوں نے زبانی تبلیغ کے علاوہ تبلیغی لٹریچر بھی تقسیم کیا؛

(خاکسار عبدالواحد)

پٹوا کھالی (بنگال)

۲۲ر اکتوبر ۱۹۲۳ء یوم التبلیغ منایا گیا صبح سے کر رات کے گیارہ بجے تک انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ سے شہر کے معززین کو تبلیغ کی۔ خاکسار نے اپنے مکان پر بعض معززین کو مدعو کیا جنہیں تبلیغ کی۔ بعض اصحاب نے سوالات بھی کئے۔ اور جواب سنتے رہے اس ہفتہ میں اشخاص جو معزز اور تعلیم یافتہ خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک اور ایک انجمن بھی اس ہفتہ میں احمدیہ ایسوسی ایشن کے نام سے قائم کی گئی۔ (خاکسار مجیب الرحمٰن)

پینگاڈی (مالابار)

پینگاڈی میں یوم التبلیغ اچھی طرح منایا گیا۔ مضافات میں بھی جا کر تبلیغ کی گئی۔ مخالفین کی گالی گلوچ کی پرواہ نہ کی گئی۔ ایک نو احمدی دوست جناب سلیمان صاحب نے تبلیغ میں بہت جوش دکھایا

(خاکسار عبدالقدوس)

قصور

جماعت احمدیہ قصور نے ایک نظام کے ماتحت یوم التبلیغ منایا۔ شہر میں احباب کے وفد مختلف اطراف میں بغرض تبلیغ بھیجے گئے جسکا بہت اچھا اثر پبلک پر ہوا۔ ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ باوجود علماء کی مخالفت کے سمجھدار طبقہ نے ہمارے احباب کی باتوں کو توجہ سے سنا۔ اور خوشی کا اظہار کیا

(خاکسار مرزا محمد صدیق بیگ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی قبولیت دعا کا ایک تازہ نشان

عزیز القدر محمد زبیر صاحب احمدی جو بحکم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۱۹۲۱ء سے صوبہ یو۔پی کے سیاسی نمائندے ہیں۔ امسال اکتوبر ۱۹۳۳ء کے امتحان ایم۔بی۔بی۔ایس میں بحمد اللہ کامیاب ہوگئے۔ یا دوسرے الفاظ میں یوں کہئے۔ کہ جس کی زندگی کی قطعی امید نہ تھی۔ اس نے امسال لکھنؤ یونی ورسٹی سے ڈاکٹری کا آخری امتحان پاس کر لیا۔ آئندہ وہ ڈاکٹر محمد زبیر ایم۔بی۔بی۔ایس کہلائیں گے۔ ہندوستان کی مختلف یونی ورسٹیوں سے بشمول لکھنؤ یونی ورسٹی طلباء ڈاکٹری کے امتحانات پاس کرتے ہی رہتے ہیں۔ ان میں مسلم غیر مسلم احمدی وغیر احمدی ہر قسم کے طالب علم ہوتے ہیں اور صرف امتحان ایم۔بی۔بی۔ایس ہی نہیں پاس کرتے۔ بلکہ اس سے بھی اعلیٰ امتحانوں میں کامیاب ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر محمد زبیر صاحب کا امتحان ڈاکٹری پاس کرنا اپنے اندر خصوصیات رکھتا ہے۔ اور یہ ایسا نشان ہے۔ جو نہ صرف احمدیوں کے لئے باعث ازدیاد ایمان ہے۔ بلکہ غیر احمدی دوستوں کے لئے بھی توجہ کرنے کے قابل ہے۔

ڈاکٹر زبیر کا قول ہے۔ مجھے تو یاد بھی نہیں کہ میں پہلے پہل ۱۹۲۱ء میں میڈیکل کالج لکھنؤ میں داخل ہوا۔ لیکن یہ درست ہے۔ کہ وہ ۱۹۲۱ء میں کالج میں داخل ہوئے۔ اور ۱۹۳۳ء میں ایم۔بی۔بی۔ایس بنے۔ کہا جائے گا کہ ایک شخص ۱۲ سال میں امتحان ڈاکٹری پاس کرتا ہے اور احمدی اس کو نشان بتاتے ہیں۔ میں کہتا ہوں ہاں اس میں ایک نشان نہیں بلکہ نشانات ہیں۔ آئیے ذرا اس کی دلچسپ تفصیل ملاحظہ فرمائیے۔

عزیز ممدوح پر ۱۹۲۳ء میں سب سے پہلا حملہ دق اور کسل کا ہوا۔ مقامی ڈاکٹروں نے پوری کوشش کر کے دیکھ لیا۔ کہ خون بند نہیں ہوتا۔ اور صاف کہدیا کہ ہمارے پاس خون بند کرنے کی اب کوئی دوا نہیں ہے۔ آخر ایک معمولی طبیب سے رجوع کیا گیا۔ اور اس کی مشورہ میں بعد کو میرے برادر محترم حکیم مولانا سید حسین صاحب بھی شامل ہوگئے۔ ان ہر دو کے علاج سے بفضل خدا خون بند ہوا۔ لکھنؤ میں مشہور اور معروف طبیب ہیں۔ لیکن عزیز مذکور کے رشتہ داروں کو خدا نے یہ موقعہ نہ دیا۔ کہ وہ ان کی جانب توجہ کرتے۔ بلکہ ان کو موقعہ ملا تو ایک معمولی طبیب سے علاج کا ملا۔ تاکہ دنیا کو شاید اسی پر غور کرنے کا موقعہ ملے۔ کہ میاں زبیر علاج سے اچھے نہیں ہوئے۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیں تھیں۔ جنہوں نے اپنا اثر دکھایا یا کسی کامل طبیب سے علاج کرنے میں یہ امر مشکوک ہوا جاتا تھا۔

میرے برادر معظم بہت جید عالم اور لائق طبیب تھے۔ لیکن وہ بعد کو مشورہ میں اس وقت شامل ہوئے۔ جب خون بند ہو چکا تھا۔ اس کے بعد عزیز مذکور نے کالج چھوڑ دیا۔ اور مارچ ۱۹۲۳ء لغایت جولائی ۱۹۲۳ء تک وہ فتنہ ارتداد کے سلسلہ میں اضلاع آگرہ۔ متھرا۔ فرخ آباد اور بھرت پور وغیرہ میں رہے اور وہاں حسب الحکم کام کرتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی دعاؤں کا خاندان کو اٹھانے کا موقعہ ملا۔ اور خوب ملا۔ اگست ۱۹۲۳ء سے اگست ۱۹۲۷ء تک وہ پھر میڈیکل کالج میں پڑھتے رہے۔ اور اس عرصہ میں گو ان کی صحت برابر خراب رہی۔ اور ہمیشہ خطرات سے گذرتے رہے۔ لیکن گرتے پڑتے وہ امتحان ڈاکٹری کے آخری سال میں آگئے۔ اور یہ خیال ہونے لگا۔ کہ اکتوبر ۱۹۲۶ء میں آخری امتحان میں شرکت ہوگی۔ اور پاس ہو جائیں گے۔ لیکن خدا تعالیٰ کا کچھ اور ہی منشا تھا۔ اور اسی کا منشا پورا ہو کر رہا۔ ۱۲ مئی ۱۹۲۷ء کو ہمارے خاندان پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ اور سب سے زیادہ ہر دل عزیز اور ہم لوگوں سے باوجود خون کے رشتہ میں شریک نہ ہونے کے سب سے زیادہ محبت رکھنے والی محترمہ حمیدہ خاتون اہلیہ ادنیٰ ڈاکٹر محمد عمر صاحب کا انتقال ہو گیا۔ اور ابھی مرحومہ کی جوانا مرگی پر ہم لوگ غم و افسوس میں مبتلا تھے کہ میاں زبیر کو بخار رہنے لگا۔ اور پھر وہ اس قابل نہ رہے کہ طالب علمانہ زندگی گزار سکیں۔ یا کالج جا سکیں۔ ان کے استاد محترم کرنل اسٹاٹ صاحب نے گھر پر آکر ان کو دیکھا۔ اور کالج میں لے جا کر سٹوڈنٹ وارڈ میں داخل کر دیا۔ جہاں نہ صرف کرنل اسٹاٹ نے ان کو باقاعدہ دیکھا۔ بلکہ ان کے دوسرے استاد کرنیل اسپراسن صاحب نے بغور کامل دیکھا۔ اور اعلان کر دیا کہ ان کو دق ہے کیونکہ بلغم میں دق کے جراثیم پائے گئے نیز ایکس رے سے معلوم ہوا کہ ایک پھیپھڑا بالکل خراب ہو گیا ہے اور دوسرا ابھی خراب ہو رہا ہے۔ جب میرے بہنوئی سید احمد رضا صاحب نے آکر یہ خبر سنائی۔ تو میرے اوپر سناٹا چھا گیا۔ جہاں لیٹا تھا۔ وہیں خاموش پڑا رہا۔ ایسی افسردگی چھائی کہ توبہ۔ اسی حالت افسردگی میں معلوم نہیں کہ خواب میں یا نیم خوابی کی حالت میں وہ لفظ معلوم ہوئے اور وہ تھے یحییٰ و یمیت لاریب۔ ان الفاظ سے وہ افسردگی چل دی۔ تازگی آئی اور دعا کا موقعہ ملا۔ اور اب خاندان کی توجہ صرف دعا کی جانب ہوگئی۔ کیونکہ ؎

حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

خط پر خط حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو دعاؤں کے لئے لکھے گئے۔ غرضیکہ ادھر تو دعاؤں کا ایک سلسلہ لا انتہا ہی جاری تھا۔ اور ادھر کرنیل اسپراسن صاحب نے "نیموتھرکس" کرنا شروع کیا۔ یعنی جو پھیپھڑا بالکل خراب تھا۔ اس کو بیکار کئے جانے لگا۔ آخر فروری ۱۹۲۸ء میں جو رپورٹ آئی۔ اس میں جراثیم دق کا فنا ہونا دکھایا گیا۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ نے بتا دیا۔ کہ وہ اپنے محبوب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے جراثیم کو مار سکتا ہے۔ چنانچہ ان کو اس نے مار دیا۔ اور میاں زبیر کو جلا دیا اس کے بعد میاں زبیر بھوالی بھیج دیئے گئے۔ اس وقت سے آج تک ان کا یہی دستور ہے۔ کہ وہ جاڑوں میں لکھنؤ چلے آتے ہیں۔ اور گرمیوں میں بھوالی رہتے ہیں۔ اور اب بفضل خدا ان کی صحت ایسی ہے کہ دیکھنے والے ان کو مریض دق نہیں کہہ سکتے۔ جونہی ان کی صحت اچھی ہونے لگی۔ ان کو امتحان دینے کا پھر خیال پیدا ہوا۔ اور میں کہتا ہوں یہ خیال اچھا تھا میں اس وقت دنیاوی لحاظ سے اس پر بحث نہیں کرنا چاہتا۔ بلکہ دینی لحاظ سے اس امر کو اس لئے اچھا کہتا ہوں۔ کہ میرے خیال میں اگر وہ امتحان نہ دیتے اور پاس نہ ہوتے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا یہ قبولیت دعا کا نشان غیر مکمل رہ جاتا اب تو امتحان دینا۔ ایک نشان ہوا۔ پھر پاس ہونا نشان ہوا۔ اور جب تک وہ زندہ رہیں گے۔ اور دوسروں کے جس قدر علاج کریں گے۔ وہ سب نشانات ہوں گے۔

خلاصہ میرے مضمون کا یہ ہے۔ کہ ڈاکٹری تو اکثر لوگ پڑھتے ہیں۔ امتحان بھی دیتے ہیں۔ پاس بھی ہوتے ہیں۔ لیکن میاں زبیر کا امتحان ڈاکٹری پاس کرنا اپنے اندر نشانات رکھتا ہے کیونکہ آخری مرحلہ پر پہنچے ہوئے تپ دق کے مریض کے لئے یہ امید نہیں ہوتی۔ کہ وہ زندہ رہے۔ اس پر ڈاکٹری ایسے محنت طلب امتحان کے لئے تیاری کرنا اور پھر اس میں پاس ہونا کیا احمدیت کی صداقت کا ایک نشان نہیں ہے۔ کیا کسی غیر صادق کو قبولیت دعا کا ایسا نشان دیا جاتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ احیائے موتیٰ کا معجزہ دکھایا جاتا ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ احمدیت کی صداقت پر غور نہیں کیا جاتا۔ ہمیں امید ہے کہ اس نشان پر جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے ذریعہ حاصل ہوا ہے۔ ہمارے غیر احمدی دوست توجہ کریں گے۔ آخر میں مجھے عزیز ڈاکٹر محمد زبیر صاحب سے بھی یہ کہنا ہے کہ ان کو دراصل دوبارہ زندگی ملی ہے۔ پہلے زندگی میں جو جو ان کے ارادے ہوں۔ ان کو تو اب ختم ہو جانا چاہیئے کیونکہ اب وہ زندگی بھی نہیں رہی۔ اب تو دوبارہ زندگی ملی ہے۔ لہٰذا اس دوبارہ حاصل کردہ زندگی کو انہیں چاہیئے۔ کہ وہ

مولوی بشیر احمد صاحب مرحوم

الفضل ۱۳ اکتوبر کی اشاعت میں مولوی بشیر احمد صاحب مرحوم کی وفات کی اطلاع چھپ چکی ہے۔ چونکہ مرحوم اپنی گوناگوں صفات کے سبب اس قابل تھے۔ کہ ان کے حالاتِ زندگی بیان کئے جائیں۔ اس لئے خاکسار مختصراً یہ سطور لکھتا ہے۔ قبل اس کے کہ مرحوم کے حالات زندگی تحریر کئے جائیں۔ مرحوم کے والد ماجد کا کچھ ذکر کیا جاتا ہے۔ مولوی محمد عظیم اللہ رضی اللہ عنہ مولوی بشیر احمد صاحب مولوی فاضل کے والد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اولین صحابہ میں سے تھے۔ آپ عالم شباب میں اپنے وطن بجنور یوپی سے بے سروسامانی کے ساتھ حصول علم دین کی غرض سے نکلے دہلی وغیرہ مقامات میں علم حاصل کیا۔ اور پھر وارد نابھ ہوئے۔ یہاں آپ کے تقویٰ اور طہارت کا مسلمانوں پر خاص اثر ہوا۔ اور آپ مسجد پاندہ کے امام مقرر ہوئے۔ نیز بچوں کو درس قرآن بھی دیتے رہے۔ نابھ کے بیشتر افراد کو آپ کی شاگردی کا فخر حاصل ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ شائع کی۔ تو آپ اسے پڑھ کر حضور علیہ السلام سے عقیدت رکھنے لگے یہ عقیدت غائبانہ محبت والفت کے مدارج طے کر کے منزل عشق تک پہنچ گئی۔ اور اعلان بیعت ہونے پر خود بیعت کر لی۔ اور حضور علیہ السلام کے منشا کے مطابق تبلیغ میں [illegible] ہو گئے۔ آپ کی تبلیغ میں آپ کی ذاتی خوبیاں اور تعلق باللہ نے نمایاں اثر ظاہر کیا۔ چنانچہ آپ کے ساتھ نابھ کے چند [illegible] بھی شرف بیعت سے مشرف ہو کر جماعت صحابہ میں شامل ہو گئے۔ احمدی ہونے کے بعد بھی آپ اپنے منصب امامت پر قائم رہے۔ ابتداءً آپ نے ایک بیوہ صالحہ سے عقد کیا۔ جن سے مولوی بشیر احمد صاحب مرحوم تولد ہوئے۔ مولوی صاحب ۱۹۱۷ء میں اس جہان فانی سے صرف ایک نشانی مولوی بشیر احمد صاحب چھوڑ کر رخصت ہو گئے۔

مولوی بشیر احمد صاحب ابھی پانچ سال کے ہی تھے۔ کہ مولوی صاحب نے انہیں پڑھانا شروع کیا۔ آپ کا ذہن اس قدر کمزور تھا کہ صبح کا سبق شام کو نہ سنا سکتے۔ باپ شفقت پدری و رحمت استادی کی وجہ سے رونے لگتے۔ اور آپ کے حق میں دست دعا دراز کرتے۔ مولوی صاحب قبلہ کی تمام تعلیمی سعی بے کار ثابت ہوئی۔ اور آپ نے فیصلہ کیا۔ کہ چھوٹی ہی عمر میں ان کو قادیان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سایہ میں چھوڑا جائے۔ سات یا آٹھ سال کی عمر میں مولوی صاحب قبلہ نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دارالامان بھیج دیا۔ جہاں انہوں نے مولوی فاضل تک تعلیم حاصل کی۔ ابتداء میں چند غیر سرکاری مدارس میں عربی پڑھائی۔ بعد میں تقریباً دس سال سے آپ لدھیانہ گورنمنٹ سکول میں پڑھاتے تھے۔ آپ نے دو شادیاں کیں۔ پہلی بیوی سے ایک لڑکی جس کی عمر دس سال ہے۔ اور دوسری بیوی سے بھی ایک لڑکی جسکی عمر ایک سال ہے۔ آپ کی نشانیاں ہیں۔

مرحوم تبلیغ اور اصلاح جماعت کے لئے جوش رکھتے تھے اوامر و نواہی کے خاص طور پر پابند تھے۔ اور اپنے احباب کو بھی اپنے رنگ میں لانے کی کوشش کرتے رہتے۔ لدھیانہ اور نابھہ کی جماعتوں میں آپ تازگی پیدا کرتے رہتے۔ گذشتہ ستمبر کی تعطیلات آپ نے نابھہ میں گزاریں۔ اور جماعت میں احباب انصار اللہ کو قدرے سست و غافل پا کر خطبات جمعہ میں اس طرز سے ان کے فرائض یاد دلائے۔ کہ فوراً ہی کام شروع ہو گیا۔ آپ تعطیلات گزار کر لدھیانہ تشریف لے گئے۔ دس پندرہ یوم بعد فوت ہو گئے۔ بذریعہ تار آپ کی خطرناک بیماری کی اطلاع ملی

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ کی اچانک موت اور پھر عالم شباب کی موت نہایت افسوسناک ہے۔ (خاکسار نیاز احمد قریشی)

رسالہ "البشارۃ الاسلامیۃ الاحمدیہ"

کے

تازہ نمبر پر اخبار "النضیر" فلسطین کا ریویو

اخبار "النضیر" ہمارے رسالہ کے ساتویں آٹھویں نمبر کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے۔

"کتاب حدیث بقلم المبشر الاسلامی ابی العطاء الجالندھری الاحمدی بحیفا۔ یبحث فی امور دینیۃ عدیدۃ یتخللھا کثیر من الادلۃ والردود علی المجلۃ الازھریۃ وجریدۃ الفتح فیما یتعلق بالنبوۃ غیر التشریعیۃ وحقیقۃ ختم النبوۃ وغیرھا من البحوث القیمۃ التی تسترعی النظر والانتباہ وقد تصفحنا الکتاب فوجدناہ ملیئا بالبراھین الجلیۃ التی تدل علی قوۃ حجۃ الاستاذ ابی العطاء وطول باعہ فی طرق ھذہ الموضوعات والبحوث.

والکتاب یقع فی ۸۰ صفحۃ ویوجد فی جمیع المکاتب الشھیرۃ ویطلب من مؤلفہ فی حیفا"

(۲ر اکتوبر ۱۹۳۳ء)

یعنے یہ ایک نئی کتاب ہے۔ جو متعدد دینی امور کے متعلق بحث کرتی ہے جن کے درمیان بہت سی دلائل اور ازھر کے رسالہ نیز اخبار الفتح کے جوابات موجود ہیں۔ یہ دلائل درباره نبوت غیر تشریعی اور ختم نبوت کی حقیقت وغیرہ مضامین کے متعلق ہیں۔ جو کہ قابل توجہ اور جاذب نظر عمدہ ابحاث میں سے ہیں۔ ہم نے اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے۔ اور اسے واضح دلائل سے لبریز پایا ہے۔ جو کہ استاذ ابوالعطاء کی قوت برہان اور ان مضامین و ابحاث کے متعلق ان کے وسعت علم پر دلالت کرتی ہیں۔ کتاب کے ۸۰ صفحات ہیں۔ اور تمام مشہور کتب خانوں میں پائی جاتی ہے۔ اور مؤلف سے حیفا کے پتہ پر طلب کی جا سکتی ہے"۔

(خاکسار اللہ دتا جالندھری از فلسطین)

اعلان قابل توجہ موصیان حصہ آمد

اکثر موصیان کے ذمہ حصہ آمد کا بقایا ہے جس کی ادائیگی کیلئے ابھی تک بہت کم اصحاب نے توجہ کی ہے۔ اور بعض تو ایسے ہیں۔ کہ انہوں نے کئی سال سے کچھ بھی حصہ آمد میں ادا نہیں کیا۔ حالانکہ بار بار دفتر کی طرف سے بقایا کی ادائیگی کے اعلانات کئے گئے خطوط کے ذریعہ مطالبہ بھی کیا گیا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی خطبہ کے ذریعہ توجہ دلائی۔ مگر باوجود ان کوششوں کے بہت کم بقایا دار موصیوں نے توجہ کی ہے جنہوں نے بالکل توجہ نہیں کی۔ وہ خود ہی خیال فرمائیں۔ کہ کیا ان کی وصیتیں اس قابل ہیں۔ کہ ان کو بحال رکھا جائے .... پھر کیوں نہ منسوخی کے لئے پیش کر دی جائیں۔ اگر کسی انسان سے ہی کوئی عہد کیا جائے۔ تو اس کے پورا کرنے کی انتہا درجہ تک کوشش کی جاتی ہے۔ تاکہ وعدہ خلافی نہ ہو۔ پھر خدا تعالیٰ سے جو عہد کیا جائے۔ (جیسا کہ وصیت میں کیا جاتا ہے) اس کے پورا کرنے کے لئے کیا کچھ کرنا چاہیئے۔ کیا خدا تعالیٰ یہ نہیں جانتا۔ کہ انہوں نے اس کے ساتھ بھی کوئی عہد کیا ہوا ہے۔ کیا وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل مواخذہ نہیں ہیں۔ کیا انہوں نے رسالہ الوصیت کے صفحہ ۲۱ پر غور نہیں کیا۔ جس میں حضرت مسیح موعودؑ کا صریح حکم ہے۔ کہ "یہ بھی یاد رہے کہ بلائیں نزدیک آ رہی ہیں۔ ایک زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دیگا قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دیں گے۔ اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے۔ کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی۔ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں۔ اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ زمانہ قریب ہے۔ کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا۔ وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہیگا۔ کہ کاش میں تمام جائداد خدا کی راہ میں دے دیتا۔ اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا۔ اور صدقہ محض عبث۔ دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں اطلاع دیتا ہوں اپنے لئے وہ زاد جلد ترجمع کرو۔ کہ کام آئے۔ میں نہیں چاہتا۔ کہ تم سے کوئی مال لوں۔ اور اپنے قبضہ میں کر لوں۔ بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو۔ اور بہشتی زندگی پاؤ۔ مگر بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے۔ تب آخری وقت میں کہیں گے۔ ھذا ما وعد الرحمن و صدق المرسلون" امید ہے کہ بہت جلد بقایا دار اپنا اپنا بقایا صاف کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور اگر اب بھی انہوں نے کوئی توجہ نہ کی۔ تو پھر انکی وصیتیں جلسہ سالانہ کے بعد مجلس میں پیش کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمتیں...... منسوخی کے لئے پیش کر دی جائیں گی [illegible]

۲ دسمبر کا الفضل وی پی ہوگا

مفصلہ ذیل احباب کو اطلاع ہو۔ کہ ان کا چندہ اخبار مابین ۱۶ نومبر و ۱۵ دسمبر کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج کر ۵؍ زائد خرچ بچالیں۔ ورنہ ہم ۲ دسمبر کا الفضل وی پی کرنے پر مجبور ہیں۔ چونکہ اخراجات اخبار اسی پر چلتے ہیں۔ اس لئے ادائیگی جلسہ پر نہ اٹھا رکھی جائے۔ (مینیجر)

نمبر خریداری	نام
۳۴	مرزا برکت علی صاحب
۵۷	سید صادق حسین صاحب
۷۲	حکیم محمد حسین صاحب
۱۲۹	حکیم محمد قاسم صاحب
۱۳۰	چوہدری نذیر احمد صاحب
۱۵۰	بابو محمد افضل صاحب
۱۸۱	منشی غلام حیدر صاحب
۱۷۷	ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب
۳۶۲	بابو عبدالغفور صاحب
۸۳۸	چوہدری محمد الہ داد خانصاحب
۸۴۴	سراج الحق صاحب
۸۷۰	نیاز محمد صاحب
۱۰۷۴	منشی سلطان عالم صاحب
۱۷۴۱	جان محمد صاحب
۱۸۱۷	بابو اللہ بخش صاحب
۲۵۲۷	سید شجاعت حسین صاحب
۲۵۸۲	چوہدری نعمت خان صاحب
۲۵۹۶	جناب سلطان احمد صاحب
۲۷۱۷	میاں غلام نبی صاحب
۲۸۳۵	عزیز اللہ خان صاحب
۲۹۵۵	محمد رفیق صاحب
۳۰۹۳	مولوی محبوب عالم صاحب
۳۲۱۹	بشیر الدین صاحب و شیخ حیدر علی صاحب
۳۴۷۳	جناب ہدایت اللہ صاحب
۳۶۱۱	منشی جھنڈے خانصاحب
۳۷۲۵	مرزا اکبر بیگ صاحب
۳۸۴۳	رفیع الدین احمد صاحب
۴۰۶۴	چوہدری محمد لطیف صاحب
۴۸۴۱	بابو فضل الٰہی صاحب
۴۳۹۸	ایم کے عابد شریف صاحب
۴۸۱۴	خانصاحب منشی برکت علی صاحب
۴۵۰۴	منشی محمد عبداللہ صاحب
۴۸۸۵	ڈاکٹر عبدالکریم صاحب
۵۲۲۴	منشی غلام محمد صاحب
۵۲۳۱	چوہدری محمد بخش صاحب
۵۳۱۶	خلیل شاہ صاحب
۵۶۱۲	ملاں کرم الٰہی صاحب
۵۶۱۴	عبدالمجید خان صاحب
۵۶۸۲	عبدالشکور صاحب
۵۷۷۸	محمد عبدالستار صاحب
۵۹۷۲	محبوب علی شاہ صاحب
۶۰۷۴	محمد اکرم خان صاحب
۶۰۸۸	محمد اعظم صاحب
۶۱۲۲	عبدالرشید صاحب
۶۳۹۴	مرزا مبارک بیگ صاحب
۶۴۳۶	بابو احمد جان صاحب
۶۵۹۶	محمد خان صاحب
۶۸۱۶	عزیز احمد صاحب
۶۸۶۷	ملک چراغ الدین صاحب
۶۹۲۰	ملک بہادر خان صاحب
۶۹۲۱	حشمت علی صاحب
۶۹۲۴	دوست محمد صاحب
۶۹۳۲	پیر عبدالرحمٰن صاحب
۷۰۰۹	سید کشفی شاہ صاحب
۷۰۶۲	احمد الدین صاحب پٹواری
۷۱۳۲	جناب رشید احمد صاحب
۷۱۸۸	بابو عبدالعزیز صاحب
۷۲۲۹	خان بہادر چوہدری محمد الدین صاحب
۷۲۴۵	حکیم غلام حسین صاحب
۷۴۰۷	چوہدری عبدالحمید صاحب
۷۴۱۳	شیخ عبدالحلیم صاحب
۷۹۱۳	ڈاکٹر سید اقبال حسین صاحب
۷۹۲۳	بدیع الزمان صاحب
۷۹۳۸	میاں عبدالمجید صاحب
۷۹۴۲	اہلیہ شیخ حامد علی صاحب
۷۹۴۶	محمد اکرم صاحب
۷۹۸۱	نواب ادیب یار جنگ
۸۰۳۶	نصیر احمد صاحب
۸۱۲۵	چوہدری ظفر حسن صاحب
۸۱۷۶	عبدالرحیم صاحب
۸۱۹۹	خانزادہ امیر اللہ خانصاحب
۸۲۶۰	قاضی محمد عمر صاحب
۸۲۶۱	میاں مددعلی صاحب
۸۲۹۹	چوہدری فضل داد خانصاحب
۸۳۰۰	حکیم فتح الدین صاحب
۸۳۸۸	مرزا جان عالم صاحب
۸۴۱۷	منشی غلام نبی صاحب
۸۴۵۷	قاضی شاد بخت صاحب
۸۴۵۹	سید وزارت حسین صاحب
۸۴۶۷	دی مسلم فری ریڈنگ روم
۸۴۷۹	اللہ دتہ صاحب
۸۵۱۶	دانشمند صاحب
۸۵۷۹	مرزا معظم بیگ صاحب
۸۶۰۳	فقیر عبداللہ خان صاحب
۸۶۰۵	جلال الدین صاحب
۸۶۱۳	سٹر رفیع الزمان صاحب
۸۶۴۳	اخوند محمد اکبر صاحب
۸۶۴۷	قادر بخش صاحب
۸۶۶۳	بابو غلام حسین صاحب
۸۷۲۰	بابو محمد منیر صاحب
۸۷۴۸	امیر عالم صاحب
۸۷۶۴	رکن الدین صاحب
۸۷۷۳	شیخ خادم حسین صاحب
۸۷۷۷	محمد سعید خان صاحب
۸۷۸۳	بابو سردار احمد صاحب
۸۷۹۷	امام الدین صاحب
۸۸۲۱	لائبریری
۸۸۸۱	چوہدری غلام محمد صاحب
۸۹۱۱	بابو عبدالواحد صاحب
۸۹۲۰	خواجہ شمس الدین صاحب
۹۰۸۹	شیخ سبحان علی صاحب
۹۰۹۳	چوہدری باغ دین صاحب
۹۱۱۴	منشی محمد حسین صاحب
۹۲۰۲	سردار فیض اللہ خان صاحب
۹۲۲۴	چوہدری پیر محمد صاحب
۹۲۸۴	محمود احمد شاہ صاحب
۹۳۱۵	ملک غلام محمد صاحب
۹۳۳۶	چوہدری عبدالحی صاحب
۹۳۵۱	بابو شکر الٰہی صاحب
۹۳۵۴	مرزا محمد اسمٰعیل صاحب
۹۳۵۵	چوہدری علی محمد صاحب
۹۳۸۹	ڈاکٹر محمد احمد صاحب
۹۴۰۱	بابو محب الرحمٰن صاحب
۹۴۵۴	خان ظہور حسین شاہ صاحب
۹۴۶۰	بشیر احمد صاحب
۹۴۹۶	سکرٹری صاحب
۹۵۰۹	محمد رمضان صاحب
۹۵۲۸	ملک نبی محمد صاحب
۹۵۳۲	رشید احمد صاحب
۹۵۴۱	سعادت علی خانصاحب
۹۵۷۱	چراغ الدین صاحب
۹۵۷۴	خان صاحب فقیر محمد صاحب
۹۵۸۴	کریم بخش صاحب
۹۵۸۵	شیخ غلام احمد صاحب
۹۵۸۶	دی پبلک کتب خانہ
۹۵۸۸	اے حمید صاحب
۹۵۹۱	محمد ثناء اللہ خان صاحب
۹۵۹۳	مولوی محمد فضل صاحب
۹۶۰۵	مولوی محمد الدین صاحب
۹۶۱۰	میاں برکت اللہ صاحب
۹۶۲۸	محمد ابراہیم صاحب
۹۶۸۲	سید محمد شاہ صاحب
۹۷۰۱	حکیم محمد عبداللہ صاحب
۹۷۰۵	محمد شریف خانصاحب
۹۷۱۷	عبدالرحمٰن صاحب
۹۸۰۴	سلطان علی خان صاحب
۹۸۰۸	پریذیڈنٹ احمدیہ
۹۸۱۲	مستری محمد الدین صاحب
۹۸۱۵	بابو محمد اصغر صاحب
۹۸۳۵	مولوی مسیح الدین احمد صاحب
۹۸۳۷	عبدالمالک صاحب
۹۸۳۸	مفتی اظہار حسین صاحب
۹۸۳۹	بابو خورشید احمد صاحب
۹۸۴۱	چوہدری نادر علی صاحب
۹۸۴۲	محمد اشرف صاحب
۹۸۴۴	منشی عبدالسمیع صاحب
۹۸۴۵	ظفر علی صاحب
۹۸۴۶	غلام نبی صاحب
۹۸۴۷	حکیم محمد عبداللہ خانصاحب
۹۸۴۸	ڈاکٹر نور احمد صاحب
۹۸۵۰	چوہدری عبدالرشید صاحب
۹۸۵۲	ایس محمد سعید صاحب
۹۸۵۳	منشی رحمت خان صاحب
۹۸۵۷	رسالدار غلام محمد صاحب
۹۸۵۹	شیخ سلطان علی صاحب
۹۸۶۱	احمدیہ لائبریری
۹۸۶۳	عبدالواحد صاحب
۹۸۶۷	سید عنایت حسین صاحب
۹۸۸۸	اے۔ ایم نصیر صاحب
۹۹۰۰	قاضی عبدالحق صاحب
۹۹۱۷	محمد عبدالرحمٰن صاحب
۹۹۲۲	شیخ محمد شریف صاحب
۹۹۳۵	قاضی عبدالرحمٰن صاحب
۹۹۳۸	لعل محمد صاحب
۹۹۴۰	بابو عبدالغفور صاحب
۹۹۴۴	مستری سلطان بخش صاحب
۹۹۵۰	سید محمد صادق صاحب
۹۹۵۴	منشی برکت علی صاحب
۹۹۶۱	محمد عبداللہ صاحب
۹۹۶۵	محمد صدیق صاحب
۹۹۶۷	سید محمود رضا صاحب
۹۹۶۸	مولوی رحمت علی صاحب
۹۹۷۳	چوہدری سلطان علی صاحب
۱۰۰۱۳	غلام حسین صاحب کراچی
۱۰۰۲۶	جمیل احمد صاحب
۱۰۰۲۹	میاں محمد الدین صاحب
۱۰۰۳۰	رحمت اللہ صاحب
۱۰۰۳۵	فضل الرحمٰن صاحب
۹۸۰۳	سید رسول شاہ صاحب

عبداللہ جان صاحب مرحوم

عبداللہ جان صاحب پشاوری جن کی وفات کی خبر اخبار الفضل مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۳۲ء میں درج کی گئی تھی۔ ان کی نسبت بعض احباب نے دریافت کیا ہے کہ مرحوم کون اور کہاں کے رہنے والے تھے۔ لہٰذا ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ عبداللہ جان صاحب مرحوم حافظ محمد صاحب مرحوم کے فرزند اکبر تھے۔ عرصہ سے قادیان رہتے تھے۔ کچھ دوائیاں وغیرہ بنایا کرتے تھے۔ اور قلمی اشتہار دیا کرتے تھے۔ انہیں سانپوں کے پکڑنے کی عادت تھی۔ اور اسی عادت کا آخر شکار ہو گئے۔

ناظر امور عامہ

نصف قیمت کا اعلان

اپنے بچوں کو خوش و خرم چست اور تندرست بنانے کیلئے ہمارا ٹرائیکل خرید یجئے ورزش سے اُنکے اعضاء مضبوط اور صحت میں خاطر خواہ ترقی ہوگی۔ اس قیمت پر یہ مال پھر ہاتھ نہیں آئے گا۔

بڑھیا میٹریل
مضبوط اسپرنگ دار سیٹل
نکل پلیٹیڈ ہینڈل
۱۰ انچ قیمتی ٹائر
کارآمد نفیس مڈگارڈ
پائیدار پیڈل
دلکش رنگ و روغن

سابقہ قیمت بیس روپیہ۔ اب ہندوستان کے ہر ریلوے اسٹیشن پر (فری ڈلیوری) صرف ساڑھے دس روپیہ میں دیا جائیگا۔ بڑا سائز سات سال عمر سے بڑے بچوں کیلئے ساڑھے بارہ روپیہ
آرڈر کے ہمراہ پانچ روپے پیشگی روانہ فرمائیں

بے بی گڈس سٹور بٹالہ (پنجاب)
Baby Goods Store BATALA

اَلسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کیا الفضل ۱۲ر فروری ۱۹۴۳ء آپ کی نظر سے گذرا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے صداقت اسلام کے مضمون میں طب کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے ہومیوپیتھک علاج کے فائدے بتائے۔ اگر آپ وہ مضمون پڑھیں۔ تو ہومیوپیتھک علاج کے شائق ہو جائیں۔ میں اپنے شوق اور یقین کی بناء پر عرض کرتا ہوں۔ کہ موجودہ زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق پر بڑا احسان کیا۔ کہ ہومیوپیتھک علاج کو عوام کے دلوں میں جگہ دی۔ ان دواؤں کی قلیل مقدار اور عظیم الشان اور دیرپا اثر کو روحانیت والے ہی بیان کر سکتے ہیں۔ اگر اس علاج کو روحانی علاج ہی کہا جائے۔ تو بےجا نہ ہوگا۔ کونسی بیماری ہے جو اس علاج سے شفا نہیں پا سکتی۔ میں تو کہتا ہوں۔ کہ ہومیوپیتھک علاج شفا نہیں کرتا بلکہ حکم ربی ہو۔ ہر مرض کی دوا موجود ہے پورا حال لکھ کر منگا لیجئے۔ کم خرچ ہیں۔

ایم۔ ایچ احمدی ہومیوپیتھ پوڑکڈ میوار

حضرت حکیم الامۃ علامہ نور الدین اعظم خلیفۃ المسیح اول

کی شاگردی اور آن کے زیر نظر مطب کرنیکے زمانہ میں آپ کے مجرب عطا کردہ نسخہ جات اور بعد میں میرے اپنے مجرب نسخے اور مختلف امراض کی ادویات کا گویا پچاس سالہ تجربہ اور عرق ریزی کے بعد میں تمام اعلیٰ درجہ کی مجرب ادویات کا اشتہار دے رہا ہوں۔ مجھے ہر مرض کے شافی علاج کا تجربہ ہے۔ ہزاروں مریضوں کو خدا تعالے نے شفا بخشی۔ آپ بھی میرے لیے تجربے سے فائدہ حاصل کریں۔ سردست۔ بواسیر۔ دمہ۔ طاقت۔ دماغی و اعصابی۔ برص۔ بانجھ پن۔ امراض چشم۔ ضعف جگر۔ طحال اور دیگر ہر قسم اور ہر نوع کے زنانہ اور مردانہ امراض کا علاج بفضل خدا کیا جا سکتا ہے۔ قیمت ادویات بمقابلہ ان کی خوبیوں اور خالص اجزاء کے بالکل برائے نام ہے۔ کیونکہ اصل غرض اشتہار کے خدمت خلق ہے۔ فرمائش کے ہمراہ مفصل حالات مرض کے آنے لازمی ہیں بوجہ عدم گنجائش صرف یہ لکھنا کافی ہے کہ تقریباً ہر قسم کے مرض کا علاج بفضل خدا میرے پاس موجود ہے آپ فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنے متعلقین کو بھی اطلاع دیں۔ دوائی کی قیمت بعد تشخیص و دریافت حالات طے ہوگی۔ درخواستیں بنام:-

مطب (مولوی) حکیم قطب الدین قادیان (پنجاب)

رشتہ مطلوب ہے

ایک احمدی نوجوان دوست کے لئے جو کہ ہنوز غیر شادی شدہ۔ گریجویٹ۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا میں ملازم ہیں۔ لڑکی خوبصورت۔ نیک سیرت۔ وفا شعار۔ کم از کم میٹرک پاس اور متمول خاندان سے علاقہ رکھتی ہو۔ احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

محمد رمضان۔ سمال کاز کورٹ۔ دہلی

زبیر۔ دسمبر جنوری کے لئے پانچ روپیہ فی گانٹھ کی خاص رعایت صرف احمدیوں کیلئے

اس زریں موقعہ سے فائدہ نہ اٹھانا قسمت کی ناجائز شکایت ہے

آفتاب صداقت طلوع

ہوتے ہی کٹ پیس اور سیکنڈ ہینڈ کوٹوں کی تمام اشتہاری کمپنیاں ظلمت کی تاریکی میں منہ چھپا کر ماتم کر رہی ہیں۔ کیونکہ ہمارا اعلان ہے کہ ہماری کوئی شکایت ہو۔ تو اسی اخبار میں چھپوا دیں۔ کیونکہ دھوکہ بازوں سے بچنے کا یہی ایک واحد علاج ہے۔ بیکاری سے نجات کا ذریعہ صرف تجارت ہے۔ ہمارا کٹ پیس جاپانی امریکن اور انگلش اور امریکن سیکنڈ ہینڈ کوٹ ہندوستان میں مقبول ہو رہا ہے۔ بیکار اصحاب اور پردہ نشین مستورات کے لئے یہ نہایت منافع بخش تجارت ہے۔ تجارت ہی سے مفلسی اور بیکاری دور ہوتی ہے۔ صرف چار پانچ ماہ کی محنت سے سال بھر کی روٹیوں کی بے فکری ہو جاتی ہے خانگی ضروریات کیلئے پچاس روپیہ کا نمونہ کا بنڈل جس میں مختلف قسم کا خوشنما کٹ پیس ہوگا۔ طلب فرمائیں۔ لسٹ مفت طلب کر کے دوسروں سے قیمت کا مقابلہ کریں۔ زرچہارم پیشگی آنا لازمی ہے۔ ایجنٹوں کی ہر شہر میں ضرورت ہے

المشتہر:- دی ڈرچ کمرشل کمپنی بمبئی ۹

مرگی کا شرطیہ علاج

مرگی جیسی موذی بیماری کے علاج کے لئے میرے پاس ایک دوائی ہے۔ جس دوست کو کسی دوائی نے فائدہ نہ دیا ہو۔ منگوا کر استعمال کریں۔ ضرور انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ عدم فائدہ کی صورت میں قیمت واپس۔ دس یوم کی خوراک کی قیمت ۶ علاوہ محصولڈاک۔

بشارت منزل محلہ باب الانوار۔ قادیان

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے۔ قیمت ع محصول صرف ہے۔

منیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودہا

اردو شارٹ ہینڈ

مختصر نویسی کے مستند ماہر و مشہور آفاق استاد مسٹر جی ایم مہتہ۔ ایف۔ ایس۔ ڈی۔ ایس۔ سی۔ ٹی۔ ایس۔ ڈی انگلینڈ ایم۔ آئی۔ ایس۔ ڈی۔ ایم۔ (پیرس) پرنسپل صاحب انڈین کارسپونڈنس کالج بٹالہ کی تازہ تصنیف صرف دس آسان سبق کوزہ میں دریا پراسپکٹس و نمونہ سبق مفت

منیجر انڈین کارسپونڈنس کالج بٹالہ۔ پنجاب

دو ناطے

کنواری لڑکیاں تعلیم یافتہ جوان قوم شیخ مہدی رتے نہایت شریف خاندان احمدی کیلئے دو لڑکے برسر روزگار یا صاحب جائداد ہوں۔ ضرورت ہے درخواستیں اس پتہ پر آنی چاہئیں۔ المشتہر

مولا بخش نمبردار سکرٹری انجمن احمدیہ چک ۱۲۵ جنوبی
ڈاکخانہ چک ۱۲۵ جنوبی۔ علاقہ۔ سرگودہا

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

افغان قونصل جنرل دہلی کو کابل سے جو تازہ ترین اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ملک میں ہر طرح امن و سکون ہے۔ اور سلطنت کے تمام صوبجات اور اضلاع سے ملت افغانیہ کے نمائندے تحریری عہد وفاداری سے کر ہز میجسٹی ظاہر شاہ کی خدمت میں پہنچ گئے ہیں۔

کابل میں ۱۰ر نومبر کو نادر شاہ کی رسم فاتحہ خوانی بڑے جوش و خروش سے ادا کی گئی۔ جس میں ساری پبلک نے حصہ لیا

ہٹلر نے قانوناً جرمنی میں قمار بازی کو ممنوع قرار دیدیا ہے

جرمنی کے محکمہ تعلیم نے یہ ہدایت جاری کی ہے کہ کوئی لڑکا جو سکول میں تعلیم حاصل کرتا ہو کسی سیاسی مظاہرے میں حصہ نہیں لے سکتا۔ علاوہ ازیں ہر ایسے لڑکے کے لئے جس کی عمر ۱۴ اور ۱۸ سال کے درمیان ہو۔ ملاحی کا کام سیکھنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔

ریاست دیواس کے متعلق اندور سے ۱۲ر نومبر کی اطلاع ہے کہ حکومت ہند کی طرف سے مہاراجہ دیواس کو ریاست میں واپس آنے کے لئے جو مہلت دی گئی تھی۔ چونکہ اس سے مہاراجہ نے فائدہ نہیں اٹھایا۔ اور وہ ریاست میں واپس نہیں آئے۔ اس لئے بھوپال کے پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مسٹر جیمز لارنس کو ریاست کا انتظام سپرد کر دیا گیا ہے۔ جو اندور کے پولیٹیکل دفتر کی براہ راست ہدایات کے مطابق انتظامی امور سر انجام دینگے۔ نئی دہلی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ چونکہ ریاست کا خزانہ بالکل خالی ہے۔ اس لئے برٹش گورنمنٹ نے امپیریل سروس کے ایک رکن کو اس کام کے لئے مقرر کر دیا ہے کہ وہ ریاست کی مالی حالت کے متعلق تحقیقات کرے۔ اگر اطمینان ہوا۔ تو گورنمنٹ ریاست کے قرضہ کی ادائیگی کے لئے ۲۵ لاکھ روپیہ قرض دینے کے لئے تیار ہے۔

کینیا (نیروبی) میں ریوٹر کی ایک اطلاع کے مطابق گورنر نے نقلی پستول کی درآمد ممنوع قرار دیدی ہے۔ کیونکہ اس کو خلاف قانون مقاصد کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ٹانگانیکا میں بھی اسی قسم کا آرڈیننس نافذ کر دیا گیا ہے۔

وائنا سے ۱۲ نومبر کی اطلاع ہے کہ گورنمنٹ نے آسٹریا میں مارشل لاء کا اعلان کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی اعلان کیا ہے کہ قتل آتشزدگی اور فساد کے الزام میں کورٹ مارشل کے ذریعہ موت کی سزا دی جائے گی۔ چونکہ اب تک آسٹریا میں موت کی سزا رائج نہیں تھی۔ اس لئے گورنمنٹ کے اس اعلان سے سنسنی پھیل گئی ہے۔ گورنمنٹ نے یہ بھی حکم دیا ہے۔ کہ آسٹرین ریپبلک کی سالگرہ کے سلسلہ میں کسی قسم کے جلسے یا مظاہرے نہ کئے جائیں۔ اس حکم کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے سوشلسٹوں نے جو جلسے منعقد کئے تھے۔ پولیس نے ان کو زبردستی منتشر کر دیا۔ اور بہت سے اشخاص کو گرفتار کر لیا۔ گورنمنٹ کا یہ اقدام آسٹرین ریپبلک کی سالگرہ کے موقع پر نازیوں کی طرف سے انقلاب بپا کرنے کے خدشہ کے انسداد کے لئے ہے۔

دہلی میونسپل کمیٹی کے ہفتہ وار اجلاس میں ۹ نومبر کو یہ معاملہ پیش ہوا۔ کہ سابق میونسپل کونسلر رائے بہادر راج نرائن بیرسٹر کے خلاف بیس ہزار روپیہ غبن کرنے کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے یا نہ۔ بحث کے بعد قرار پایا۔ کہ یہ معاملہ سردار سیوا سنگھ صاحب سینئر سب جج دہلی کے سپرد کر دیا جائے۔ وہ جو مناسب سمجھیں فیصلہ کریں۔

اینگلو انڈین طبقہ کے نمائندوں نے ۱۲ر نومبر کو جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے سامنے اپنا میمورنڈم پیش کیا۔ جس میں درخواست کی۔ کہ اینگلو انڈینوں کو اس وقت جتنی ملازمتیں حاصل ہیں۔ ان میں تیس سال تک کوئی کمی نہ کی جائے۔

بلجیم کی سینٹ کے ایک رکن ایم ڈورلاڈٹ نے ۱۲ نومبر کو برسلز میں اعلان کیا۔ کہ جرمنی نے کبھی بھی معاہدہ ورسیلز کے مطابق اپنے اسلحہ جات میں کمی نہیں کی۔ بلکہ خفیہ طور پر اپنی سابقہ فوجی طاقت کو اس نے قائم رکھا ہے۔ اس اعلان کی بنیاد ایک بین الاقوامی کنٹرول کمیشن کی رپورٹ پر رکھی گئی ہے۔ جو ۱۹۲۷ء میں خفیہ طور پر جرمنی کے اسلحہ جات کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اور جس نے رپورٹ کی تھی۔ کہ جرمنی نے اپنے اسلحہ جات میں اتنی کمی نہیں کی۔ جتنی معاہدہ کے رو سے اسے کرنی چاہیئے تھی۔

سر سلیمان چیف جسٹس الہ آباد ہائی کورٹ ۱۱ نومبر کو موٹر میں سوار ہو کر اس دعوت میں شرکت کے لئے جا رہے تھے۔ جو زمیندار ایسوسی ایشن نے گورنر یو۔پی کے اعزاز میں دی تھی۔ کہ بلڈنگ کے دروازہ پر ایک پولیس افسر نے موٹر روک لی۔ اور ڈرائیور سے کہا کہ موٹر کو ایک فرلانگ کے فاصلہ پر جہاں عام موٹریں کھڑی کی جاتی ہیں لے جائے۔ چیف جسٹس نے پولیس افسر کے اس رویہ کو سخت ناپسند کیا۔ اور پروٹسٹ کے طور پر گورنر کی دعوت میں شمولیت نہ کی۔

عارف والہ (پاکپٹن) کے نزدیک ۲ میل کے فاصلہ پر ۱۱ نومبر کو مسٹر ایس پرتاپ سابق ڈپٹی کمشنر منٹگمری و لاہور کی سالی کو جو فرانس یا کسی اور بیرونی ملک کی رہنے والی تھیں کسی شخص نے نہایت بے دردی سے قتل کر دیا۔

پادری ریورینڈ نے امریکہ کے ایک میگزین میں لکھا ہے کہ امریکہ میں سینکڑوں گرجے بند ہو گئے ہیں۔ جن لوگوں نے عہد کر رکھا تھا۔ کہ وہ مدت العمر گرجا گھروں کی امداد کرتے رہینگے وہ اسے پورا نہیں کر رہے۔ عیسائیت کی تبلیغ کے لئے بہت کم روپیہ ملتا ہے۔ جو مذہبی اخبار نکلتے ہیں۔ وہ بھی روپیہ کی کمی کی وجہ سے ہفتہ وار کی بجائے پندرہ روزہ بلکہ ماہانہ ہو گئے ہیں۔ لوگ گرجا گھروں کو چھوڑ رہے اور پادری بھوکوں مر رہے ہیں۔ یہ عیسائیت کے مذہبی زوال کا بیّن ثبوت ہے۔

نادر شاہ کے قاتل عبد الخالق کے متعلق فرنٹیئر ایڈووکیٹ میں اس کے نامہ نگار مقیم کابل کی یہ اطلاع شائع ہوئی ہے کہ قاتل جو جرنیل غلام نبی خاں کے ایک پرانے ملازم کا لڑکا تھا۔ اسے سزائے موت دے دی گئی ہے۔

ڈاکٹر کھارے کو جو ناگپور کی پراونشل ہریجن بورڈ کے صدر اور گاندھی جی کے آل انڈیا دورہ میں ان کے ساتھی ہیں۔ ایک گمنام خط میں دھمکی دی گئی ہے۔ کہ اگر وہ اچھوت ادھار تحریک سے باز نہ آئے۔ تو انہیں قتل کر دیا جائیگا۔ خط میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ گاندھی جی کی مت ماری گئی ہے۔

بمبئی کونسل کی میعاد میں ۱۳ر نومبر سے گورنمنٹ نے ایک سال کی توسیع کر دی ہے۔

کپاس کا نرخ امرتسر میں ۱۳ نومبر کو حسب ذیل تھا۔ کپاس ۴ روپے ۸ر۔ روئی ۱۱ روپے ۱۲ر بنولے ۱ روپیہ ۱ر

مالٹا میں ایک جدید قانون مطابع کے رو سے ان لوگوں کو تین ماہ قید کی سزا دی جایا کرے گی۔ جو ملک میں ایسی خبروں کی اشاعت کرینگے۔ جن سے امن عامہ میں خلل اور گورنمنٹ کے خلاف جذباتِ نفرت پیدا ہوں۔

ریاست ٹراونکور کے موجودہ دیوان مسٹر آسٹن چونکہ فروری ۱۹۳۴ء میں پنشن پر چلے جائینگے۔ اس لئے سر محمد حبیب اللہ خاں کو یہ عہدہ پیش کیا گیا ہے۔ جسے انہوں نے منظور کر لیا۔

بلدیہ لاہور میں ۱۱ نومبر کو یہ تجویز پیش ہوئی۔ کہ بھنگیوں کے لئے ایک علیحدہ نو آبادی قائم کی جائے۔ مگر مالی مشکلات کے پیش نظر اسے فنانس سب کمیٹی کے پاس بغرض رپورٹ واپس کیا گیا۔

ہز ایکسیلنسی نواب احمد سعید خاں صاحب گورنر یو۔پی ۱۳ نومبر کو علی گڑھ آئے۔ اور یونیورسٹی کو پندرہ ہزار روپیہ کا بیش بہا عطیہ دیا۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی